R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ — حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS — Urdu Weekly Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

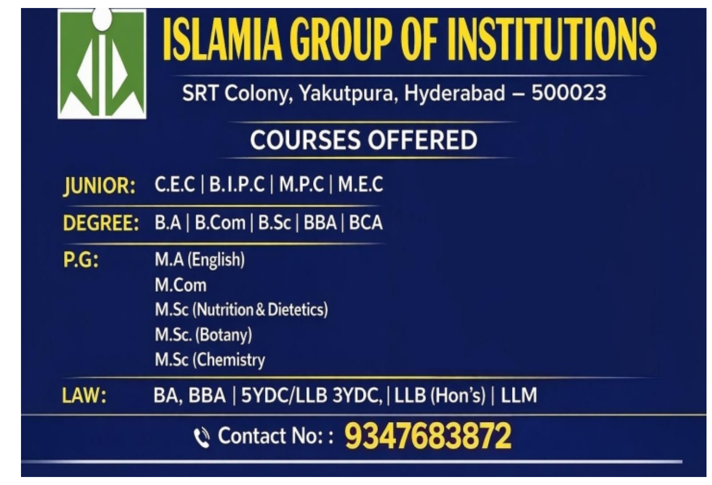

THURSDAY 28 MAY 2026 VOLUME:14 ISSUE :20 Rs.2.00 PAGES 4

جمعرات ۲۸؍مئی ۲۰۲۶ء ۱۰؍ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ جلد (۱۴) شمارہ (۲۰) قیمت ایک روپیہ

15 لاکھ غریب خاندان کو 5 لاکھ کا انشورنس، 2 جون سے اسکیم کا آغاز

خواتین کو سولار پاور پلانٹس کا 27 مئی سے الاٹمنٹ، 53 لاکھ خاندانوں کو مفت برقی سربراہی، کھمم میں بھٹی وکرامارکا کا خطاب

حیدرآباد۔ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے انتخابات کے موقع پر عوام سے جو وعدے کئے تھے ان کی تکمیل کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ گزشتہ ڈھائی برسوں میں کئی اہم وعدوں کی تکمیل کرتے ہوئے غریبوں کی زندگی میں خوشحالی پیدا کی گئی۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ 2 جون کو یوم تاسیس تلنگانہ کے موقع پر اندراماں انشورنس اسکیم کا آغاز کیا جائے گا۔ مذہب اور ذات پات سے بالاتر ہوکر ریاست میں 15 لاکھ غریب خاندانوں کو اندراماں انشورنس کے تحت تحفظ فراہم کیا جائے گا۔بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ بی آر ایس دورحکومت میں خودکشی کرنے والے کسانوں کے پسماندگان کو ایک لاکھ روپے کی امداد کے لئے دفاتر کے چکر کاٹنے پڑے پھر بھی امداد جاری نہیں کی گئی۔غریبوں کو اس طرح کی صورتحال سے بچانے کے لئے حکومت نے انشورنس اسکیم متعارف کی ہے اور ہر گھر میں 5 لاکھ روپے کا انشورنس فراہم کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ عہدیدار جلد ہی ہر گھر پہنچ کر تفصیلات حاصل کریں گے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ حکومت نے خواتین کو معاشی طور پر مستحکم بنانے کے لئے انہیں صنعت کار بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 27 مئی کو کھمم کے مدھیرا اسمبلی حلقہ میں خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کو سولار پاور پلانٹس الاٹ کرنے کی اسکیم کا آغاز ہوگا۔خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کو ہر سال 20 ہزار کروڑ بلاسودی قرض فراہم کیا جارہا ہے۔ضرورت پڑنے پر قرض کی رقم میں اضافہ کرتے ہوئے ایک لاکھ کروڑ کیا جائے گا۔خواتین کو ریاست میں آر ٹی سی میں مفت سفر کی سہولت حاصل ہے۔عنقریب خواتین کے گروپس کو 550 آر ٹی سی بسیں الاٹ کی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ حکومت تلنگانہ کی ایک کروڑ خواتین کو کروڑ پتی بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔راشن کارڈ پر باریک چاول کی تقسیم کا حوالہ دیتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ مارکٹ میں 50 تا 55 روپے فی کیلو چاول ایک کروڑ 6 لاکھ خاندانوں کو فی کس 6 کیلو کے حساب سے مفت سربراہ کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ 200 یونٹ مفت برقی سربراہی اسکیم سے ریاست میں 53 لاکھ خاندانوں کو فائدہ پہنچا۔ اندراماں ہاوزنگ اسکیم کے تحت ریاست بھر میں 4.50 لاکھ مکانات منظور کئے گئے اور مکان کی تعمیر کے لئے 5 لاکھ کی امداد دی جارہی ہے۔کابینہ کے اجلاس میں مزید 2 لاکھ مکانات کی منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کو جھونپڑیوں سے پاک ریاست میں تبدیل کیا جائے گا۔ اسکولوں کی طرح جونیر کالجس میں بریک فاسٹ اور میڈ ڈے میل اسکیم متعارف کی جارہی ہے۔انہوں نے اپوزیشن پر تنقید کی اور کہا کہ حکومت کی فلاحی اور ترقیاتی اسکیمات کو برداشت نہ کرتے ہوئے مہم چلائی جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کا کوئی بھی گھر حکومت کی اسکیمات کے فوائد سے محروم نہیں رہے گا۔بھٹی وکرامارکا نے کھمم ضلع میں پرجا پالنا پروگرام کے تحت مختلف ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا۔

سال 2021 تا 2025 کے دوران دنیا بھر سے ایک لاکھ 71 ہزار 150 ہندوستانی جلاوطن

کانگریس حکومت ترقی میں رکاوٹ ڈالنے کی کاوشوں کو برداشت نہیں کرے گی: سریدھر بابو

حیدرآباد۔وزیر آئی ٹی وانڈسٹری ڈی سریدھر بابو نے کل بی ا?ر ایس قائدین پر الزام عائد کیا کہ وہ ’بلیک میل‘ سیاست کررہے ہیں اور ریاستی حکومت کے ترقیاتی اقدامات میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں بالخصوص مجوزہ ’بھارت فیوچر سٹی‘ پراجکٹ کو روکنے کی کوشش کررہے ہیں۔سی ایل پی میڈیا ہال، حیدرا?باد میں ایک پریس کانفرنس سے مخاطب کرتے ہوئے سریدھر بابو نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کو تعمیری تنقید کرنی چاہئے نہ کہ تخریبی سیاست جس سے ریاست کی ترقی میں رکاوٹ ہوتی ہے۔وزیر موصوف نے الزام عائد کیا کہ سینئر بی ا?ر ایس قائدین بشمول ٹی ہریش راو? اور کے ٹی راما راو? اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی شکست کو قبول نہیں کرپارہے ہیں اور سستی سیاست، توجہ ہٹانے کی سیاست اور بلیک میل سیاست کررہے ہیں۔ ہریش راو? کے دورہ امریکہ کے دوران حالیہ ریمارکس کا حوالہ دیتے ہوئے سریدھر بابو نے کہا کہ بی ا?ر ایس قائد اقتدار حاصل کرنے کا دن کا خواب دیکھ رہے ہیں اور پارٹی کو پھر اقتدار حاصل ہو تو ’بھارت فیوچر سٹی‘ پراجکٹ کو منسوخ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔وزیر ا?ئی ٹی نے بی ا?ر ایس پر الزام عائد کیا کہ اس نے پہلے موسیٰ ندی پراجکٹ کو روکنے کی کوشش کی اور اب فیوچر سٹی اقدام کے خلاف سازش کررہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس حکومت عوام کی اُمنگوں کے مطابق اقدامات کررہی ہے اور ترقی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوششوں کو برداشت نہیں کرے گی۔

SIR مہم شفافیت کیساتھ مکمل کرنے چیف الیکٹورل آفیسر کی ہدایت

کوئی بھی اہل ووٹر فہرست سے محروم نہ ہونے پائے، سلم علاقوں میں شعور بیداری، سدرشن ریڈی کا جائزہ اجلاس

حیدرآباد۔۔ چیف الیکٹورل آفیسر تلنگانہ سی سدرشن ریڈی نے ریاست میں فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظرثانی مہم SIR 2026 پر اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کرتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کیں۔ ایڈیشنل چیف الیکٹورل ا?فیسر ڈاکٹر وی وینکٹیشور ریڈی ا?ئی اے ایس، ڈپٹی سی ای او جی ایس چاری، کمشنر جی ایچ ایم سی ا?ر وی کرنن ا?ئی اے ایس، کلکٹر میڑچل ملکاجگیری این منو چودھری ا?ئی اے ایس کے علاوہ دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔ سدرشن ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظرثانی مہم کے دوران ہر اہل رائے دہندے کا نام فہرست میں شامل کیا جائے اور کسی بھی نااہل رائے دہندے کی شمولیت سے گریز کیا جائے۔مہم کے دوران اگر کوئی نااہل رائے دہندہ فہرست میں پایا جائے تو اُس کا نام حذف کیا جائے گا۔ سدرشن ریڈی نے کہا کہ SIR مہم انتہائی شفافیت کے ساتھ انجام دی جائے گی اور خامیوں کی گنجائش نہیں رہے گی۔الیکٹورل رجسٹریشن ا?فیسرس کو ہدایت دی گئی کہ وہ بوتھ سطح کے عہدیداروں کے لئے مناسب ٹریننگ کا اہتمام کریں تاکہ 25 جون سے شروع ہونے والے گھر گھر مہم میں رائے دہندوں کے ناموں کا جائزہ لینے میں کوئی دشواری نہ ہو۔سدرشن ریڈی نے کہا کہ ایس ا?ئی ا?ر مہم میں بوتھ لیول ا?فیسرس کا رول اہمیت کا حامل ہے۔ الیکٹورل رجسٹریشن ا ?فیسرس سے خواہش کی گئی کہ وہ بوتھ لیول ا?فیسرس کے ناموں کی وقتاً فوقتاً نگرانی کریں۔ میاپنگ کے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کے لئے بوتھ لیول ا?فیسرس کو درکار ہر مدد فراہم کی جائے گی۔ سدرشن ریڈی نے الیکٹورل رجسٹریشن ا ?فیسرس کو ہدایت دی کہ وہ مہم کے دوران گیٹیڈ کمیونٹیز اور رہائشی کامپلکسوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے SIR سے متعلق شعور بیداری مہم چلائیں تاکہ کوئی بھی حقیقی رائے دہندہ فہرست میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔اُنھوں نے شہری علاقوں میں موجود سلم علاقوں پر خصوصی توجہ دینے کا مشورہ دیا۔اُنھوں نے کہا کہ فہرست میں ناموں کی شمولیت سے متعلق فارمس انگلش اور تلگو میں دستیاب رہیں گے۔ عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ اہم اور انتہائی اہم شخصیتوں کے ناموں کی شمولیت اور میاپنگ پر توجہ دیں۔ سدرشن ریڈی نے اعلان کیا کہ ایس ا?ئی ا?ر مہم میں نمایاں خدمات انجام دینے والے بوتھ لیول ا ?فیسرس کو ’’بسٹ بی ایل او ایوارڈ‘‘ پیش کئے جائیں گے۔اُنھوں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ شیڈول کی تفصیلات پیش کیں اور کہا کہ یہ مہم نقائص سے پاک ہونی چاہئے تاکہ کسی بھی فریق کو شکایت کا موقع نہ رہے۔اُنھوں نے سیاسی پارٹیوں کی جانب سے نامزد کئے جانے والے بوتھ سطح کے ایجنٹس کے رول کی بھی وضاحت کی۔

خواجہ معیز الدین قتل کیس: 4 ملزمین کو حراست میں لیا گیا

گوا سے حیدرآباد منتقلی۔اسکار پیو کار کا بھی پتہ چل گیا۔موبائیل لوکیشن سے تحقیقات میں مدد

حیدرآباد۔ شہر کے سینئر ایڈوکیٹ خواجہ معزالدین کے قتل کیس میں پولیس نے آج پیشرفت کرکے اس کیس میں ملوث 4 ملزمین کو حراست میں لے لیا اور قتل میں استعمال کی گئی کار کو بھی ضبط کرلیا۔ ذرائع نے بتایا کہ پولیس کی اسپیشل ٹیم نے گوا پہنچ کر خواجہ معزالدین ایڈوکیٹ کے قتل کیس کے 4 ملزمین جن کی شناخت ونئے سنگھ، ابھجیت (کارڈرائیور)، کشن سنگھ اور جعفر کی حیثیت سے کی گئی کو حراست میں لے لیا اور انہیں شہر منتقل کیا جارہا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ونئے نامی ملزم بھی اس کیس میں شامل ہے جو قتل کی سازش سے واردات انجام دینے تک کار میں موجود رہا۔ پولیس نے سیاہ اسکارپیو کار کے اصلی مالک کو بھی حراست میں لے لیا ہے لیکن اس نے یہ بتایا ہے کہ 6 ماہ قبل ہی اپنی گاڑی دوسرے افراد کو فروخت کردی تھی لیکن گاڑی مالک کے ٹرانسفر کی کارروائی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ نامپلی پولیس اسٹیشن سے وابستہ ایک اسپیشل ٹیم نے کمشنر ٹاسک فورس کی مدد سے یہ آپریشن انجام دیتے ہوئے خواجہ معزالدین قتل کیس ملزمین کا ان کے موبائیل فون کے ذریعہ پتہ لگایا اور انہیں فوری حراست میں لے لیا اور بذریعہ فلائیٹ انہیں حیدرآباد منتقل کیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ پولیس نے قتل کے دن ہی خاطیوں کا پتہ لگالیا تھا اور ان کے تصاویر، قتل میں استعمال کی گئی گاڑی جسے پوشیدہ رکھا گیا تھا کا پتہ لگالیا۔تحقیقات کے دوران پولیس نے 200 سے زائد سی ٹی وی کیمروں کا تجزیہ کیا جس میں خاطیوں کی نقل وحرکت کے بارے میں ٹھوس شواہد دستیاب ہوئے۔ملزمین کی مقتول کے گھر کے قریب موجودگی کا بھی موبائیل فون کے ٹاور لوکیشن کے ذریعہ پتہ چلایا گیا ہے۔دریں اثناء اے سی پی پولیس عابڈز پروین کمار کی زیرنگرانی محبوب عالم خان اور ان کے بیٹے مجاہد عالم خان کو اے سی پی دفتر طلب کرکے ان سے پوچھ تاچھ کی۔ بعدازاں اس تحقیقات کے تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئے تھے۔ذرائع نے بتایا کہ پولیس نے قتل کی سازش سے واردات انجام دینے تک کا معمہ حل کرلیا اور کیس کی تفصیلات کا پیر کو پریس کانفرنس میں اعلان کیا جاسکتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس قتل کی سازش دراصل ڈسمبر 2025 میں ہی رچی گئی تھی تاہم نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس منصوبہ کو ملتوی رکھا گیا تھا۔حالیہ دنوں میں پولیس ملک پیٹ میں ممتاز یار الدولہ وقف کی اراضی فروخت کا مسئلہ ایک بار پھر منظر عام پر آیا تھا جس کے بعد دو علیحدہ مقدمات بھی درج ہوئے تھے۔ ان حالات کے بعد قتل کے منصوبہ پر عمل کردیا گیا۔

عیدالاضحیٰ کی قربانی: نفس کی قربانی

وسیم احمد

حضرت ابراہیم اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ ان کی زندگی میں بے شمار ایمان افروز واقعات ہوئے، لیکن خانہ کعبہ کی تعمیر اور قربانی خاص طور پر آپ کی زندگی کے دو اہم واقعات ہیں۔ دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام آئے۔ انہیں آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ حضرت ایوبؑ نے زندگی کا ایک حصہ علالت میں گزارا، حضرت یونسؑ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے، حضرت یعقوبؑ کی بینائی چلی گئی، حضرت یوسفؑ کو مصر کے بازار میں بیچا گیا، حضرت موسیٰؑ کو اپنی قوم سے بے شمار اذیتیں ملیں اور جادوگروں نے آپ کی نبوت کو چیلنج کیا، حضرت نوحؑ کی قوم کی نافرمانیوں کی وجہ سے طوفان آیا، آقائے مدنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ غرض نبیوں کو بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے بیٹے کی قربانی دینے کی آزمائش سے گزرنا پڑا۔ ذرا تصور کیجئے، کیا دنیا کا کوئی باپ اپنے جگر کے ٹکڑے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر چھری چلاسکتا ہے، لیکن اللہ کے نبی کو اس آزمائش سے بھی گزرنا پڑا ہے۔ انبیاءؑ کرام تمام آزمائشوں میں کامیاب ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب اللہ نے اپنی عزیز ترین چیز قربان کرنے کا حکم دیا تو یہ ایک جانگسل آزمائش تھی، لیکن اللہ کے خلیل اس آزمائش میں سچے ثابت ہوئے، چنانچہ اپنے رب کی منشا پر مکمل طور پر اترنے کے نتیجے میں اللہ نے جو جزا دی ہے اس پر خوشیاں منانے کا نام ہے عید الاضحیٰ۔ جانوروں کی قربانی کرنا، حاجیوں کا صفا و مروہ کے درمیان چلنا، شیطانوں کو کنکریاں مارنا یہ سب اسی عظیم واقعے کی علامت کے طور پر ہیں جن کو سیدنا ابراہیمؑ نے اپنے رب کی خوشنودی کیلئے انجام دیا تھا۔ تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کی گردن پر محض اپنے رب کی خوشنودی کیلئے چھری چلائی ہو، لیکن حضرت ابراہیمؑ نے ایسا کر کے ایک مثال قائم کی ہے۔ بظاہر یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کی یاد ہر 10 ذی الحجہ کو قربانی دے کر تازہ کی جاتی ہے، سچ تو یہ ہے کہ ان کا یہ عمل صرف دس ذی الحجہ کو ہی نہیں بلکہ سال کے ہر دن اور ہر پل یاد کرنے کیلئے ہے۔ ان کا یہ عمل یہ احساس دلانے کیلئے ہے کہ دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں ملی ہیں وہ تمام خالق کی دی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ ہمارے جذبات واحساسات اور مال و دولت سب اسی کے ہیں۔ اگر اس کی منشا ہو تو اس کی راہ میں ان سب کو بے دریغ قربان کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم صرف دس ذی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کر کے، دوست واحباب کی دعوتیں کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کا حق ادا ہوگیا تو یقیناً ہم نے قربانی کے اس عظیم دن کے تقاضے کو نہیں سمجھا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے موقع پر قربانی کے ایک دن پہلے یعنی 9 ذی الحجہ کو یوم عرفہ کے دن اپنے تاریخی خطبہ کیلئے قربانی سے ایک دن پہلے جو آخری خطبہ دیا ہے، اس خطبے کا لب لباب بھی تقریباً یہی ہے کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہی خالق کو راضی کرنا ہے۔ آپ کا یہ خطبہ رہتی دنیا تک کیلئے ایک عظیم پیغام ہے۔ اس خطبے میں آپ نے بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر شعبے پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ ایک مومن کی زندگی کس طرح گزرنی چاہئے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے یوم عرفہ کے دن جو پیغام انسانیت کے نام دیا ہے۔ اس پیغام کو ہم اپنی زندگی میں کس حد تک نافذ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے اس موقع پر جو کچھ بھی فرمایا تھا اس کا مختصر مفہوم کچھ اس طرح ہے: ''لوگو! میری باتیں سن لو، مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں تم سے اس قیام گاہ میں اس سال کے بعد پھر کبھی ملاقات کرسکوں۔ ہاں، جاہلیت کے تمام دستور آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں، عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ خدا سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد میں سے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ دیکھو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا۔ اگر کسی کے پاس امانت ہو تو اسے اس کے مالک کو ادا کرے اور اگر سود ہو تو وہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سود ختم کر دیا گیا۔ لوگو! تمہاری اس سرزمین میں شیطان اپنے پوجے جانے سے مایوس ہوگیا ہے، لیکن دیگر چھوٹے گناہوں میں اپنی اطاعت کیے جانے پر خوش ہے اس لئے اپنا دین اس سے محفوظ رکھو۔ لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو آنے نہ دیں، لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ۔ اگر کٹی ہوئی ناک کا کوئی حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرو۔ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو''۔

اگر چہ یہاں پر خطبے کے کچھ حصوں کو لکھا گیا ہے، مگر غور کریں تو اللہ کے رسول کا یہ خطبہ تمام دینی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ یہ خطبہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان سچے تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ خطبہ اسلام کے معاشرتی نظام کی بنیادیں مہیا کرتا ہے۔ معاشرتی مساوات، نسلی تفاخر کا خاتمہ، عورتوں کے حقوق، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت کا احترام کا درس دے رہا ہے۔ دنیا بھر کو اس خطبہ کے ذریعہ بتایا گیا کہ اسلامی معاشرہ کن اصولوں پر تعمیر ہوگا اور یہ نظام انسانیت کیلئے رحمت ثابت ہوگا۔ یہ ہمارے محبوب نبی کا آخری پیغام ہے اس کی نوعیت پیغمبر اسلام کی وصیت کی سی ہے۔

آج کا دن یہ احتساب کرنے کا ہے کہ ہم اپنے جذبات واحساسات کو کس حد تک رب کی منشا پر قربان کر رہے ہیں۔ آج کے اس دن کو صرف سیر وتفریح اور دوست واحباب سے ملنے جلنے کا دن بنائے بیٹھے ہیں یا شکرانے کے طور پر اس دن کے ہر پل کو رضائے رب میں گزار رہے ہیں۔ حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ انسانی زندگی کا بہترین عشرہ ہے۔ اس عشرے میں وہ نیکیوں کا انبار لگا سکتا ہے، لیکن کیا ہم نے کبھی احتساب کیا کہ ہمارا عمل رب چاہی ہے یا مَن چاہی، ہم لہو ولعب میں سارا وقت گزار دیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ قربانی کا حق ادا ہوگیا۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ ''ان دس دنوں سے بڑھ کر اور کوئی دن نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہوں، پس ان دنوں میں تکبیر وتحمید اور تہلیل کثرت سے کرو''۔

اللہ کے رسولؐ نے اپنے خطبے میں کہا کہ مومن کا مومن پر حق ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس حق کو ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے پڑوسی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عید الاضحیٰ سے ہمیں جو پیغام دیا جا رہا ہے اس کو ہم نے یکسر بھلا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم من چاہی زندگی کو رب چاہی زندگی پر ترجیح دے رہے ہیں۔ ہمارا یہ حال ہے کہ قربانی کا گوشت اپنے فریجر میں جمع کر کے ہفتوں کھاتے ہیں اور ہمارا غریب پڑوسی کھانے کیلئے ترستا ہے۔ ہمارا اپنے پڑوس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے کہ جانور قربانی کرنے کے بعد اس کی الائشیں سڑکوں کے کنارے، گلیوں میں یونہی چھوڑ دیتے ہیں، گھر کے اندر جانور کا جو خون بہا ہے اس کو صاف کر کے باہر کی طرف بہا دیتے ہیں اور اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ہمارا پڑوسی اس عمل سے دشواریوں میں پڑ سکتا ہے، جبکہ اسلام میں نہ صرف پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ صفائی ستھرائی کو ایمان کا حصہ کہا گیا ہے مگر ہم قربانی کے بعد ان سچائیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اس عمل کی وجہ سے گندگیاں پھیلیں گی تو بیماریاں پیدا ہوں گی جن سے قوم کے بچے خاص طور پر متاثر ہوسکتے ہیں۔ ایک طبی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قربانی کے جانوروں کے فضلات کو فوراً تلف نہ کیے جانے سے کانگو وائرس پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ وائرس مریض کے جسم میں پلیٹ لٹس کو تیزی سے کم کر دیتا ہے، جس سے مریض کی موت ہوسکتی ہے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے کسی کے لیے کتنا بڑا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ عید الاضحیٰ کا جتنا تعلق انسان کی ذات سے ہے اتنا ہی کمیونٹی اور انسانیت کی یکجہتی سے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ''اے بنی نوع انسان، بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے سے پہچانے جاؤ۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے''۔

حجۃ الوداع کے خطبے میں تفاخر سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے، لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ جب فربہ اور بڑا جانور خریدتے ہیں تو اس جانور کو اس نیت کے ساتھ محلے اور گلیوں میں گھماتے ہیں کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ غرض ہم اپنی زندگی پر نظر ڈالیں تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ کے نبی نے حجۃ الوداع کے موقع پر امت کے نام جو خطبہ دیا ہے، ہم اس کو اپنی زندگی سے نکالتے جا رہے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا دن ہمیں اس خطبے کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

ترتیب: **عبدالعزیز** / موبائل: 9831439068

زائرین اپنے حج کو ضائع ہونے سے بچائیں

عبدالغفار صدیقی

9897565066

اسلامی تہذیب وعبادات میں غیر اسلامی رسوم ورواج کے داخل ہونے اور بعض برائیاں پیدا ہونے سے ان کی روح نکل گئی ہے۔ پیدائش سے لے کر وفات تک سیکڑوں ایسی رسمیں ہیں جن کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں۔ خالص وہ اعمال جن کا تعلق اللہ کی پرستش سے ہے ان میں بھی بہت سی ایسی باتیں شامل کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے ان کا اجر ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ ان میں سے حج بھی وہ اہم عبادت ہے جس میں جانے اور ان جانے میں ہماری طرف سے ایسے اعمال سرزد ہوجاتے ہیں جو ہمارے حج کو مقبول سے غیر مقبول بنا دیتے ہیں۔ جب آپ ایک بڑی رقم خرچ کر کے، سفر کی تکلیف برداشت کر کے، اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر، شدت کی اس گرمی میں حج کے لیے گئے ہیں تو اپنے حج کی حفاظت بھی کیجیے۔ اس موقع پر آپ نے اپنی جان کا بھی رسک اٹھایا ہے۔ لاکھوں کی بھیڑ میں خود کو سنبھال کر رکھنا خود ایک عظیم مجاہدہ ہے۔ کوئی بھی حادثہ آپ کی جان لے سکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کی بعض نادانیاں آپ کے حج کے ثواب کو کم کرنے یا محروم کرنے کا سبب بن جاتی ہیں۔

انسان کی نیکیوں کو ضائع کرنے والی سب خطرناک شئی ریاکاری ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کی شہرت ہو، اس کا نام بلند ہو، لوگ اس کی تعریف کریں، اس کے نام کے جھنڈے گاڑے جائیں، اس کو اعزازات سے نوازا جائے، بعض اوقات اس کی یہ خواہش اس کے ذریعہ کیے گئے نیک عمل کو ضائع کر دیتی ہے۔ اگر یہ شہرت و نام وری انسان کے کاموں کے عوض از خود ہو، سماج یا حکومت اس کے کام سے خوش اور متاثر ہو کر کوئی اعزاز عطا کرے، اور وہ بادل ناخواستہ اس کو اللہ سے ڈرتے ہوئے قبول کرے تو کوئی حرج نہیں، لیکن دور حاضر میں اعزازات کے حصول کے لیے لوگ منصوبہ بندی اور سازشیں تک کرنے لگے ہیں، اپنے ہی پیسوں کے پھول خرید کر گل پوشی کراتے ہیں، جو معیوب ہی نہیں گناہ بھی ہے۔ جس دین میں کسی کے منہ پر اس کی بے جا تعریف و تحسین کرنے کو ناپسند کیا گیا ہو اس دین میں اپنے منہ میاں مٹھو بننے یا پیسے دے کر اپنی تعریف کرانا کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟ آپ ریاکاری کا شکار کب اور کیسے ہوجاتے ہیں؟ آپ کو پتا بھی نہیں چلتا۔ آپ حج کرتے ہیں تو آپ کا جی چاہتا ہے کہ لوگ آپ کو حاجی کہہ کر پکاریں۔ بعض ناعاقبت اندیش لوگ خود ہی اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لاحقہ لگا لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک بنئے سے بہت سا سامان ادھار لے رکھا تھا۔ اتفاق سے وہ حج کرنے چلا گیا۔ حج سے واپس آ کر بنئے کی دوکان پر پہنچا اور بولا: ''لالہ جی! میرے حساب والا کھاتہ نکالیے۔'' بنیا بہت خوش ہوا۔ اس نے سوچا، صاحب حج سے آئے ہیں تو شاید نیک ہو کر آئے ہیں، ان کو احساس ہوا ہو کہ قرض ادا کر دینا چاہئے، وہ خوشی خوشی کھاتہ لایا، ان صاحب کے نام کا صفحہ کھولا، پیسے جوڑ کر بتانے والا ہی تھا کہ وہ بول اٹھے: ''ذرا میرے نام کے ساتھ حاجی لکھ لو۔''

حج کے سفر روانہ ہوتے وقت بیشتر لوگ خود ہی اپنے اعزہ و رشتہ داروں سے ملاقات کرتے ہیں۔ اس کے لیے وہ دور دراز تک کا سفر کرتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست حج کو گئے ہیں۔ انھوں نے حج سے پہلے بجنور سے ممبئی اور احمد آباد کا سفر اسی لیے کیا کہ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کرلیں۔ حالانکہ شریعت نے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی ہے۔ اگر کوئی رشتہ دار ناراض ہے تو اس کی ناراضی دور کرنے کے لیے یہ زحمت اٹھائی جاسکتی ہے۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح واپس آنے کے باوجود بھی یہ خواہش دل میں انگڑائی لیتی ہے کہ لوگ ہم سے ملنے آئیں، ہمیں مبارک باد دیں۔

حج سے واپسی کے بعد تعارف کراتے وقت بھی کچھ لوگ حاجی لگانا باعث اجر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ مرحوم سالک دھام پوری (اللہ مغفرت فرمائے) نے سنایا کہ ''ایک بار میں ٹرین میں سفر کر رہا تھا، سامنے ایک باریش شخصیت جلوہ فرما تھی، میں نے سلام کیا اور ان سے ان کا نام معلوم کیا، بڑے تپاک سے بولے: ''حاجی ------'' انھوں نے جواباً میری جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تو میں نے کہا: ''میں نمازی ------''۔ اب وہ خفا ہوگئے، بولے یہ نمازی کیا ہوتا ہے، میں نے کہا کہ جو حاجی ہوتا ہے، جناب میں برسوں سے سجدے میں سر گڑ رہا ہوں، میں آج تک نمازی کہلانے کا اختیار حاصل نہ کرسکا، اور ایک بار کے حج سے آپ حاجی ہوگئے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ جس ذات اقدس سے حج کی رسومات اور شعائر زندہ و پائندہ وموسوم ہیں اس ذات کے نام کے ساتھ ہم کبھی حاجی نہیں لگاتے، ہم کبھی حاجی ابراہیم علیہ السلام نہیں کہتے، نہ لکھتے ہیں۔ جو پیغمبر اپنی جان دینے کے لیے تیار ہوگئے۔ ان کے نام کا لاحقہ حاجی نہیں بن سکا۔ جو ذات خاتم النبیین کہلائی، جس کے ننانوے نام باری تعالیٰ نے بیان کیے، جنھوں نے حج کے آداب ہمیں سکھائے، جنھوں نے کعبہ ہی نہیں عرش اعظم کی زیارت کی، ان کے نام کا جز حاجی نہ ہوسکا۔ ہم میں سے کون ہے جو رسول اکرم ﷺ کا اسم مبارک لیتے وقت کہتا ہو ''حاجی حضرت محمد ﷺ''۔ روایات کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر، نبی اکرم ﷺ کے بعد ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام، پھر تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام کی ایک کثیر تعداد ہے۔ کیا ہم کسی کے ساتھ حاجی لکھتے ہیں۔؟ نہ حاجی معین الدین چشتیؒ، نہ حاجی نظام الدین اولیاء۔ نہ اپنے فقہاء کے نام کے ساتھ حاجی لگاتے ہیں، میں نے کسی کتاب میں حاجی امام ابوحنیفہ لکھا نہیں دیکھا اور نہ کسی واعظ کی تقریر میں سنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ریاکاری کے زمرے میں اب اسمارٹ فون نے بھی اپنی جگہ بنالی ہے۔ بیشتر حجاج ہر روز کئی کئی بار اپنے فوٹو اور سیلفی سوشل میڈیا سائٹس پر اپ لوڈ کر رہے ہیں، واٹس ایپ گروپ پر شیئر کر رہے ہیں۔ یہاں تک خواتین بھی اپنے فوٹوز ڈال رہی ہیں۔ انھیں بے حجابی کا بھی احساس نہیں ہے۔ کیا ہماری حرکتیں ریا ونمود میں شامل نہیں ہیں؟ کیا ہمیں اس باب میں وہ مشہور حدیث نہیں پہنچی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں جگہ دی ہے۔ جس میں ایک شہید، ایک عالم اور سخی کو صرف اس لیے جہنم میں بھیج دیا جائے گا کہ انھوں نے یہ عمل صرف دنیا میں نام وری کے لیے کیا تھا۔ ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہیں شہید، عالم اور سخی کہہ دیا گیا، پھر حکم دیا جائے گا کہ انہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

اس حدیث میں بطور مثال تین افراد کو پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ معاملہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے کوئی خیر اور بھلائی کا کام کیا، پھر اس کی نیت دنیا میں شہرت طلبی کی رہی تو اس کا حشر بروز حساب یہی ہوگا۔ کیا حج کرنے اور اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھنے کے پیچھے ہماری یہی نیت نہیں ہے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں اور ہمارے احترام میں اضافہ کریں۔ ہمارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا کہ تم نے میرے مال کا کیا کیا؟ ہم جواب دیں گے بار الٰہا! ہم نے تیرے مال سے تیرے گھر کا حج کیا، تیرے رسولؐ کے روضہ کی زیارت کی۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ تو نے اس لیے کیا کہ لوگ تجھے حاجی کہیں، سو تجھے حاجی کہہ دیا گیا۔ اب تیرے حج کا کوئی ثواب ہمارے دفتر عمل میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں ریا ونمود، دکھاوا، شہرت طلبی کی مذمت کی گئی ہے۔ اول تو ہماری عبادتیں اس معیار مطلوب پر پوری نہیں اترتیں جو اللہ ورسول کو مطلوب ہے۔ ہم عجمی لوگ تو دوران حج ادا کیے جانے والے عربی زبان میں دعائیہ کلمات کا مطلب تک نہیں سمجھتے، بظاہر کچھ رسوم ادا کر کے آجاتے ہیں۔ نہیں معلوم بارگاہ ایزدی میں حج مقبول بھی ہوتا ہے کہ نہیں، دوسری طرف ہم خواہ مخواہ حج مقبول کو بھی اپنی نادانیوں سے غیر مقبول کی فہرست میں شمار کرا دیتے ہیں۔ فضول خرچی بھی ہمارے دور میں حج کا لازمہ بن گئی ہے۔ موجودہ دور میں سرکاری طور پر حج کے مصارف میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے کہ عام مسلمان حج کا ارادہ نہیں کرسکتا۔ اسی کے ساتھ ہمارے اہل مال لوگوں نے اس میں بعض فضول خرچیاں شامل کر کے سفر حج کو مزید مہنگا کر دیا ہے۔ تمام اعزہ سے ملاقات کے لیے جانے اور پھر روانگی کے وقت تمام اعزہ کے آنے جانے پر ہی ایک بڑی رقم خرچ ہوجاتی ہے۔ اسی کے ساتھ سفر حج پر جانے سے پہلے دعوت عام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بعض بڑی دعوتوں میں کئی ہزار لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے شہر میں ایک صاحب نے تین ہزار لوگوں کی پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ ظاہر ہے اس پر کم وبیش چھ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہوں گے۔ اس کے علاوہ تحائف کے تبادلہ پر بھی اچھی خاصی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ حج کرنے والے افراد کا بیشتر وقت اسی منصوبہ بندی میں گزر جاتا ہے کہ ''کس کے لیے کیا لے جائے۔'' یہ تمام مسرفانہ سرگرمیاں حج کی روح کو متاثر کرتی ہیں اور اجر کو کم کر دیتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کی بڑی وجہ مقاصد عبادت سے ناواقفیت ہے۔ حج تربیتی کیمپوں میں حج کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے، میدان حج میں نام نہاد معلمین بھی ظاہری اعمال کی درستی پر توجہ رکھتے ہیں۔ حج کے مقاصد کیا ہیں؟ حج کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کا روح وقلب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، دنیا کی زندگی میں حج کیا تبدیلیاں پیدا کرتا ہے؟ اس پر شاید کوئی گفتگو نہیں کرتا۔ جب کہ اصل غور وفکر کرنے کے اصل موضوعات یہی ہیں۔

اے عازمین حج! اپنی نیکیاں ضائع مت کیجیے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ کے گھر کی زیارت کر رہے ہیں، بیت اللہ کے گرد طواف کر رہے ہیں، روضہ رسول کا دیدار کر کے درود وسلام کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ اسے اپنی نادانیوں سے کیوں ضائع کرنے پر آمادہ ہیں۔ آپ کی تصویر احباب کے دلوں میں موجود ہے، کراماً کاتبین آپ کی فلم بنانے کے لیے کافی ہیں۔ بطور یادگار یا ڈاکیومنٹ ضرورت کے تحت دو چار فوٹو بنا لیجیے۔ اپنے وقت کو اللہ کی عبادت میں گزاریے۔ اپنے گناہوں کو معاف کرائیے، اپنی غلطیوں کا ادراک کر کے توبہ کیجیے۔ اپنے دل کو مثل آئینہ بنا کر واپس آئیے۔ میری دعا ہے کہ آپ کا حج مقبول ہو اور آپ بسلامت اہل خانہ میں واپسی کریں۔

فریضہ حج محض عبادت نہیں، فلسفہ حیات بھی

ضیاء المصطفیٰ نظامی

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ اور پانچواں رکن ہے۔ نماز روزہ جسمانی عبادات ہیں، زکوٰۃ؟ مالی عبادت ہے اور حج جسمانی ومالی عبادات کا مجموعہ ہے، جو صاحب استطاعت عاقل، بالغ، مسلمان مرد وعورت پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے۔

ربّ کریم نے ارشاد فرمایا: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اُس تک چل سکے۔ حج کا اگر تجزیہ کریں تو اُس کے مناسِک وارکان مکمل طور سے شعائرُ اللہ کی تعظیم اور محبوبانِ الٰہی کی یاد میں عشق ومحبت کے والہانہ پن سے عبارت ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں عبادت کا جو تصور ہے حج اُس سے بالکل مختلف ہے۔ دوسری عبادات مخصوص تسبیحات، نوافل اور وظائف پر مشتمل ہوتی ہیں لیکن جب ہم حج کے لیے حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہیں تو ہم پر حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ یہ تو عبادت کے مروجہ روایتی تصور اور ضابطہ عمل سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتا۔ حرم میں داخل ہونے سے پہلے حاجی اپنا روزمرہ کا لباس اُتار کر دو کھلی بغیر سِلی چادریں اُوڑھ لیتا ہے اور دیوانہ وار خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانے لگتا ہے۔ اُس کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن انہیں تراشوانے کی اِجازت نہیں وہ اپنے گرد وپیش سے بے نیاز اور دوسروں کے حال سے بیگانہ ربّ کعبہ کی یاد میں مگن رہتا ہے۔

ذی الحجہ کی نویں تاریخ آتی ہے تو وہ بے اختیار بعجلت تمام میدان عرفات کی جانب افتاں وخیزاں دوڑنے لگتا ہے۔ عرفات میں پہنچتا ہے تو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے۔ مزدلفہ میں عشا کی نماز کے ساتھ مغرب ملا کر ادا کرتا ہے۔ مٹھی میں کنکر پکڑے ہوئے وہ ایک گوشے میں پتھر کے ایستادہ ستونوں کو شیطان سمجھ کر مارتا ہے۔ صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان تیز تیز دوڑتا ہے۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ جن کی کوئی توجیہہ عقل کے بس میں نہیں یہ سارے معاملات تو عشق وجنوں اور وارفتگی وشیفتگی کے آئینہ دار ہیں۔ حج کے ہر عمل کے پیچھے محبت کی کوئی نہ کوئی ادا چھپی ہوئی ہے جو مرورِ ایام میں زمان ومکان کے نقطہ پر بارگاہ ایزدی کو اتنی پسند آ؟ گئی کہ اب اُن کا مداومت کے ساتھ جاری وساری رکھنا عبادت کا درجہ اختیار کر گیا۔ حج انہیں افعال واعمال سے عبارت ہے جو مقبولانِ الٰہی کی کسی نہ کسی یاد سے وابستہ ہیں اور اُن کی ادائیگی کا واحد مقصد محبوبِ حقیقی کی رضا اور خوش نُودی ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں حج کی ادائیگی کے موقع پر مسلمانانِ عالم کا جو عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اس سے مسلمانوں کے لیے ملی وحدت 'خانہ کعبہ کی مرکزیت ''اسلامی علوم وفنون' باہمی اتحاد وتعاون کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسری طرف حج سے مسلمان گناہوں سے پاک و صاف ہوجاتا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اِس طرح صاف کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے اور جو مومن حج کرتا ہے اور گناہوں میں ملوث نہیں ہوتا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اُس دوران نہ عورتوں سے اختلاط کیا اور نہ کوئی گناہ کیا تو اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حج میں ہر مقام پر دُعائیں کی جاتی ہیں۔ طواف اور سعی کے دوران 'صفا اور مروہ کے پہاڑوں پر' 'میدانِ عرفات میں' 'مزدلفہ میں اور منیٰ میں ہر جگہ جو دعائیں کی جاتی ہیں اُن کا بڑا حصہ توبہ اور استغفار پر مشتمل ہوتا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ: التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جو شخص گناہوں سے توبہ کرے وہ اس کی مانند ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا، لہٰذا حج کرو، ایک شخص (اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی کیا ہر سال یارسول اللہ! حضور ﷺ نے سکوت فرمایا، انھوں نے اپنی بات تین مرتبہ دہرائی، سرکار نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر (ہر سال کے لیے) واجب ہوجاتا اور تم سے نہ ہوسکتا، پھر ارشاد فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو اسے جہاں تک ہوسکے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدسؐ سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ ورسول پر ایمان، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو حج کرے اور اس میں عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور خدا کی حکم عدولی نہ کرے گناہوں سے ایسا پاک لوٹے جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ یوں تو بندہ جس جگہ اور جس وقت بھی توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن وہ مقامات جہاں انبیائے کرام علیہم السلام پر برکتوں کا نزول اور انوارِ الٰہیہ کی بارش ہوئی 'جس فضا میں تمام گنہگار ایک جگہ جمع ہو کر آہ وبکا اور گریہ وزاری کرتے ہیں' جہاں قدم قدم پر نبوی مظاہر اور ربانی مشاہد ہیں، اُن مقامات اور مشاہد سے بڑھ کر توبہ اور استغفار کے لیے اور کون سا مقام موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے؟ جن مشاہد اور آثار میں پتھر سے پتھر دِل بھی موم ہوجاتا ہے رقت قلب اور گریہ وزاری کے لیے وہی جگہ مناسب ہے جہاں دِن رات اللہ کے برگزیدہ بندوں پر ابر کرم برستا رہتا ہے وہاں دعائیں کرنے کا کچھ اور مقام اور قبولیت کی بہت زیادہ اُمید ہوتی ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر بندے کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

فریضہ حج معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے انسانی مساوات کا درس ملتا ہے۔ الغرض فریضہ حج صرف اُخروی سعادت اور بخشش اور مغفرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ وہ اس کی اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، سماجی قومی اور ملی زِندگی کے ہر زاویہ اور ہر گوشہ پر حاوی ہے اور مسلمانوں کی عالم گیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند مینار ہے۔

قتل وغارت گری اسلامی انصاف ہرگز نہیں

مذہب اسلام عمل ثبوت شواہد وغیرہ جیسے اہم نکات پر مشتمل ہے خواہ مخواہ تشدد کو سختی سے منع کیا گیا ہے اسی لئے آپ ﷺ نے احتیاط اور اجتماعی سزا کو واضح طور پر مسترد فرمایا مذہب اسلام میں افواہ حسد یا غصہ سے چلنے والے ہجوم کا درس نہیں بلکہ قانونی اداروں انصاف پسندی اور احتساب کے ذریعہ تعلیمات دی گئی ہیں نیز مذہب کے نام پر قتل وغارت گری کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے، بنگلہ دیش میں ایک 28 سالہ نوجوان دیپو چندرا کو توہین رسالت ﷺ کے سلسلہ میں قتل کیا جانا اور اسے جلا دیا جانے کو لیکر ملک بھر میں پچھلے فروری کو ایک چرچہ کا باعث بنا ہوا تھا اس شخص کو ہجوم کے ذریعہ حملہ کے بعد غصہ میں بھرے مسلمانوں کی جانب سے جلا دیا گیا تھا، قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے کہ خدا تمہیں ان لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے اور انکے ساتھ حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا جنھوں نے آپ سے دین کی وجہ سے جنگ نہیں کی ہے (60/8) محض ایک فرد یا اقلیتی برادری کے خلاف نہیں بلکہ انسانیت انصاف اور خود اسلام کے خلاف بھی جرم ہے، مبینہ طور پر مسلمان کے طور پر شناخت کرنے والی ہجومی افراد کے ہاتھوں ایک بے گناہ شخص کو وحشیانہ لنچنگ عوامی تذلیل اسلامی کی اخلاقی بنیادوں کے براہ راست اور نا قابل مصالحت متصادم ہے، اسلام ہجومی تشدد کو انصاف کے طور پر تسلیم نہیں کرتا اور نہ ہی عقیدے کے جھنڈے تلے ظلم کو تقدس دیتا ہے، اسکے برعکس اس طرح کی کارروائیوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی ہے، قرآن مومنوں کو خبردار کرتا ہے کہ وہ بغیر علم کے دعوؤں کی پیروی کے لئے جھوٹ کو ہتھیار بنانا ناانصافی کو دھوکے سے جوڑتا ہے، یہاں تک کہ اسلامی قانون کلاسیکی یا عصری فوری سزا سر عام لنچنگ یا ہجوم کے نفاذ کی اجازت نہیں دیتا یہاں تک کہ مبینہ توہین مذہب کے معاملات جہاں وہ قانون میں موجود ہیں عدالتوں شبوتوں اور مناسب عمل کی ضرورت ہوتی ہے، آپ ﷺ نے خود توہین طعنہ زنی اور بدسلوکی کو بغیر کسی تشدد کے بدلے کے برداشت فرمایا نیز اسلام چیخ وپکار توڑ پھوڑ جلانے سے سختی سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ لاشوں کو مسخ نہ کرو آگ رب کے سوائے کوئی عذاب نہیں دیتا (ابوداود) دیپو داس معاملہ میں اخلاقی خلاف ورزیوں انفرادی اور ادارہ جاتی دونوں طرح احتساب کا مطالبہ کرتا ہے، دیپو چندر داس کے قتل کو مذہبی جوش سیاسی غصہ یا سماجی مایوسی کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک جرم گناہ اور اخلاقی تباہی کی صورت حال کو بیان کرتا ہے اگر اسلام کا دفاع ایمانداری سے کرنا ہے تو اس کا دفاع ان لوگوں کے خلاف ہونا چاہئے جو اس معاملہ اور اس دیپو چندرا کے قتل کو جائز قرار دیتے ہیں۔

اسلام میں قربانی کی اہمیت و فضیلت

ترتیب: انوار الحق قاسمی
(ترجمان و سکریٹری جمعیت علماء روتہٹ نیپال)

قربانی ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم اور مبارک سنت ہے۔ یہ اسلام کے عظیم شعائر میں سے ایک اہم شعار ہے۔ قربانی کے ذریعے بندہ اپنی کامل بندگی، اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت و مالکیت کا عملی اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا عمل اس قدر محبوب ہے کہ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔

لغت میں قربانی کے معنی ایثار، ذبح اور عید الاضحیٰ کے موقع پر جانور ذبح کرنے کے ہیں، جب کہ اصطلاحِ شرع میں قربانی نام ہے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے مخصوص ایام (یعنی 10-11 اور 12 ذوالحجہ) میں مخصوص جانوروں (مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور دنبہ) کو مخصوص عمر میں اور مخصوص شرائط کے ساتھ راہِ خدا میں ذبح کرنے کا۔ عربی زبان میں اس عمل کو "اضحیہ" کہا جاتا ہے۔

پچھلی امتوں کو قربانی کا حکم

قربانی اسلام کا کوئی انوکھا حکم نہیں ہے؛ بل کہ دیگر امتوں کو بھی قربانی کا حکم دیا گیا تھا۔ قرآن میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (34) الحج

ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ اللہ کے دیے ہوئے چوپایوں پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا کریں؛ لہٰذا تم لوگوں کا خدا ایک ہی خدا ہے اسی کی فرماں برداری کرو اور (اے رسول! احکام خداوندی کے سامنے) گردن جھکا دینے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔ (سورہ حج، آیت:34)

معلوم ہوا کہ قربانی کے احکام پچھلی امتوں کو بھی دیے گئے تھے؛ چناں چہ بائبل میں قربانی کے بہت سے واقعات آئے ہیں؛ بل کہ بہت ایسے مذاہب جو پوری طرح شرک کی آلائشوں میں لت پت ہیں، جیسے ہندو دھرم، ان کے پاس بھی قربانی کا تصور موجود ہے؛ البتہ فرق یہ ہے کہ قربانی ہونی چاہیے تھی خدائے واحد کے لیے جیسا کہ امت مسلمہ کا عمل ہے؛ لیکن دنیا کی اکثر قوموں نے قربانی کے اس عمل میں شرک کی ملاوٹ کر دی ہے۔

قربانی کا پس منظر

خدائے حکیم و کریم نے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کئی ایک عظیم امتحانات سے گزارا، جن میں اپنے اکلوتے، حلیم و بردبار فرزند حضرت اسماعیل -علیہ السلام- کی قربانی کا امتحان سب سے عظیم تھا۔

قرآن کریم نے اس کا بڑا ہی شاندار نقشہ کھینچا ہے: رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ (100) فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (101) فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (102) فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ (103) وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ (104) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (105) إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ (106) وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (107) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ (108) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (109) كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (110) سورة الصافات۔

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ (100) چناں چہ ہم نے اس کو ایک بردبار بیٹے کی خوش خبری دی۔ (101) پھر جب وہ ابراہیم کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا: آپ کو جو حکم ہوا ہے، اسے کر گزریے؛ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ (102) چناں چہ جب دونوں نے (حکم الٰہی کے سامنے) سر جھکا دیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا، (103) تو ہم نے اس کو آواز دی: اے ابراہیم! (104) یقیناً تم نے خواب کو سچا کر دکھایا؛ ہم اسی طرح نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (105) حقیقت میں یہ بڑا امتحان تھا۔ (106) ہم نے ایک بڑا ذبح کیا ہوا جانور اس کے فدیہ میں دیا۔ (107) اور ہم نے ان کا ذکرِ خیر بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا۔ (108) سلام ہو ابراہیم پر۔ (109) اسی طرح ہم نیک بندوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (110) سورہ الصافات۔

ان مذکورہ آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم -علیہ السلام- کی زندگی کے ایک اہم واقعہ کا نقشہ کھینچا ہے اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اولاد نہیں تھی، یہاں تک کہ تورات کی روایت کے مطابق جب آپ کی عمر 86 / سال کی ہو گئی، تب آپ کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل- علیہ السلام- پیدا ہوئے اور جب کچھ بڑے ہوئے اور اچھی طرح چلنے پھرنے دوڑنے بھاگنے لگے، جس کو بعض مفسرین نے 7 / سال اور بعض مفسرین نے 13 / سال قرار دیا ہے۔ (التفسیر المنیر: 118 / 23) تو اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم- علیہ السلام- کا ایک بڑا امتحان لینا منظور ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ خواب میں تین دنوں تک دیکھتے رہے کہ آپ اپنے صاحب زادے حضرت اسماعیل- علیہ السلام- کو ذبح کر رہے ہیں، پیغمبر کا خواب بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کے حکم میں ہوتا ہے؛ اس لیے آپ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی آزمائش مقصود ہے؛ چناں چہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس عمل کو کر گزرنے کا پختہ ارادہ کر لیا؛ لیکن آپ نے سوچا کہ چوں کہ قربانی کا یہ عمل حضرت اسماعیل- علیہ السلام- پر ہوگا، اس لیے ان کو بھی اعتماد میں لے لیا جائے، اگر ان کی آمادگی ہو گئی تو بظاہر اس تکلیف دہ عمل کو انجام دینا آسان ہوگا؛ اس لیے آپ نے حضرت اسماعیل- علیہ السلام- کو اپنا یہ خواب سنایا، حضرت اسماعیل - علیہ السلام - عرض کر سکتے تھے کہ آپ نے محض یہ خواب ہی تو دیکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کی تعبیر کچھ اور ہو؛ لیکن آخر وہ بھی حضرت ابراہیم- علیہ السلام- کے صاحب زادے تھے، انھوں نے بلا تامل اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے، اسے کر گزریے، آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے، اب آپ کو حضرت ابراہیم- علیہ السلام- منیٰ کی طرف لے گئے، اس موقع پر شیطان نے مختلف مرحلوں پر آپ کو بہکانے کی کوشش کی اور آپ نے اس پر کنکری پھینک کر اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا، بالآخر آپ اس مقام پر پہنچ گئے، جہاں آپ اپنے صاحبزادے کی قربانی دینا چاہتے تھے، اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیٹے کا چہرہ دیکھ کر محبت کا غلبہ ہو جائے، یا چھری دیکھ کر بیٹا گھبرا جائے، اس لیے حضرت اسماعیل -علیہ السلام- کے مشورہ پر آپ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور انھیں کروٹ کے بل یا اوندھے منہ لٹا دیا اور چھری پھیرنے لگے، اللہ تعالیٰ کا مقصود حضرت اسماعیل -علیہ السلام- کی قربانی نہیں تھی؛ بل کہ دونوں باپ بیٹے کا امتحان تھا اور اس امتحان میں وہ پورے اتر چکے تھے؛ اس لیے ندائے الٰہی آئی کہ تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا؛ چناں چہ حضرت ابراہیم -علیہ السلام- جو اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک سفید بڑی سینگوں اور بڑی آنکھوں والا صحت مند اور خوبصورت مینڈھا لے کر حضرت جبرئیل -علیہ السلام- موجود ہیں؛ چناں چہ اللہ کے حکم سے آپ نے اس مینڈھے کی قربانی فرمائی اور اس امتحان میں بھی پوری طرح کامیاب اترے۔ (خلاصہ از: تفسیر ابن کثیر: 19 / 4)

حضرت ابراہیم -علیہ السلام- کا اپنے چہیتے فرزند حضرت اسماعیل -علیہ السلام- کی قربانی کا عمل خدائے واحد کو خوب پسند آیا؛ اس لیے امت محمدیہ کے صاحب حیثیت مسلمانوں پر بطور یادگار واجب قرار دے دیا۔

قربانی: حقیقت و فضیلت

قربانی کی ماہیت و حقیقت کے سلسلے میں صحابہ کرام -رضوان اللہ علیہم اجمعین- کا سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جامع جواب، جس سے قربانی کی حقیقت و فضیلت بالکل آشکارا ہو جائے گی۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ» قَالُوا: فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ».

(سنن ابن ماجه، أبواب الأضاحي، باب ثواب الأضحية، رقم: 3127)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- سے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول! ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا کہ: تمہارے باپ حضرت ابراہیم -علیہ السلام- کی سنت ہے، ہم (صحابہ) نے عرض کیا: ہمیں اس میں کیا ملے گا؟ فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ ہم نے کہا: اور (کیا) اون میں بھی (یہ اجر ہے) اے اللہ کے رسول؟ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے بھی نیکی ہے۔

اس حدیث میں نبی اکرم -صلی اللہ علیہ وسلم- نے قربانی کرنے کا کتنا عظیم ثواب بیان فرمایا ہے کہ جانوروں کے بالوں کے بقدر جو کہ گننا ناممکن ہے بندے کو اللہ تبارک و تعالیٰ نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ دوسری حدیث میں نبی اکرم -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا، ایام قربانی (یعنی ۱۰/ تا ۱۲/ ذی الحج) میں انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ اور قیامت کے روز قربانی کا یہ جانور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا۔ اور بلاشبہ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پالیتا ہے تو اے مومنو! خوش دلی سے قربان کیا کرو۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ دَمٍ، إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا». رواه الترمذي.

قربانی کرنا واجب ہے، رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی، کبھی سال ترک نہیں فرمائی، جس عمل کو حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے لگاتار کیا ہو اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید بھی ارشاد فرمائی ہے۔ حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں، مثلاً: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "مَن كان له سعةٌ ولم يُضَحِّ، فلا يَقرَبَنَّ مُصلّانا": جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں انسانی شکر و بندگی کی اہمیت

جہاں دیگر عبادات مثلاً نماز، روزہ، زکاۃ، صدقات اور حج میں نام و نمود اور دکھاوا غیر مناسب اور ان اعمال کی روح کو متاثر کرنے والا عمل ہے، وہیں یہ چیز یعنی ریاکاری اور دکھاوا قربانی کی روح کے لیے از حد نقصان دہ عمل ہے؛ اس لیے باری تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری ہے: لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ [الحج: 37]

ترجمہ: اللہ کو ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا؛ لیکن تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اللہ نے ان چوپایوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے؛ تاکہ اللہ نے تم کو جو توفیق عطا فرمائی ہے، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور آپ نیکی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔ (الحج: 37)

یعنی اللہ تعالیٰ کے دربار میں چیزوں کی اہمیت نہیں؛ بل کہ انسان کے اندر شکر و بندگی کے جذبات ہوں، ان کی اہمیت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم سے زیادہ طاقت ور اور ڈیل ڈول والے جانوروں کا تمہارے قابو میں رہنا اور پھر اللہ کے راستے میں ان کی قربانی کی توفیق میسر ہونا یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

انسانی شکر و بندگی کے جذبات کا اثر

حضرت آدم علیہ السلام کے دو فرزندوں: ہابیل اور قابیل پر بھی ہوا ہے۔ ہابیل اور قابیل نے بھینٹ دی، دونوں کا مقصد اللہ کی نزدیکی حاصل کرنا تھا؛ البتہ ہابیل نے اخلاص سے قربانی پیش کی تھی، اس لیے قبول ہوئی، آسمان سے سفید آگ آئی اور قربانی کو خاکستر کر گئی اور قابیل کے دل میں کھوٹ تھا، اس لیے اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی پڑی رہ گئی، اس پر وہ جل بھن گیا، اس نے ہابیل کو دھمکی دی کہ میں تجھ کو قتل کر کے رہوں گا، ہابیل نے کہا: اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کی قربانی قبول کرتے ہیں، تیری قربانی عدم اخلاص کی وجہ سے قبول نہیں ہوئی، اس میں میرا کیا قصور؟ اور سن لے! اگر تو نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کی ہرگز کوشش نہیں کروں گا؛ کیوں کہ قتل سنگین گناہ ہے، مجھے اللہ رب العالمین کا ڈر لگتا ہے اور تو یہ حرکت کرے گا تو اپنے گناہوں کے ساتھ میرے گناہ ڈھوئے گا اور جہنم میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ستم گاروں کی یہی سزا ہے۔ پھر کیا ہوا؟ قابیل کے نفس نے اس کو آمادہ کیا کہ وہ اپنے بھائی کو قتل کر دے، چناں چہ وہ یہ حرکت کر گذرا اور بڑے خسارہ میں پڑ گیا۔ حدیث میں ہے کہ جو بھی ناحق قتل ہوتا ہے، تو اس کے گناہ کا ایک حصہ قابیل کو پہنچتا ہے؛ کیوں کہ اس نے ناحق قتل کی طرح ڈالی (قتل تو کر دیا)، مگر اب اس کی سمجھ نہیں آیا کہ بھائی کی لاش کو کیا کرے، پس اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جس نے قابیل کے سامنے زمین کریدی، قابیل سمجھ گیا کہ لاش کو زمین میں گاڑ دیا جائے، اس وقت اس نے افسوس کیا کہ میرے پاس تو کوے جتنی بھی عقل نہیں! مگر اب اس بے وقوفی کا علاج کیا!

یہاں یہ بات بھی جان لیں کہ ہر شخص پر بقدر طاقت اپنا دفاع کرنا جائز ہے یا واجب؟ اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک صرف جائز ہے، اس قول کے مطابق ہابیل کی خود سپردگی پر کوئی اعتراض نہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے، زیادہ تر اہل علم کی یہی رائے ہے۔ ایسی صورت میں سمجھنا چاہیے کہ دفاع کے واجب ہونے کا حکم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں یہ حکم نہیں تھا۔ (آسان تفسیر قرآن)

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی (فقہائے احناف کے ہاں) ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرداً فرداً اور الگ الگ طور پر واجب ہے۔ اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وسلم- کا ارشاد ہے: "جو شخص وسعت اور استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا۔ سنن ابن ماجه (1044/2)

قربانی کے وجوب کا نصاب

اس سلسلے میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کا درج ذیل فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

قربانی واجب ہونے کا نصاب وہی ہے جو صدقۂ فطر کے واجب ہونے کا نصاب ہے، یعنی جس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان مرد یا عورت کی ملکیت میں قربانی کے ایام میں قرض کی رقم منہا کرنے بعد ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا تجارت کا سامان، یا ضرورت سے زائد اتنا سامان موجود ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، یا ان میں سے کوئی ایک چیز یا ان پانچ چیزوں میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے مرد و عورت پر قربانی واجب ہے۔

قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں ہے، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے اگر نصاب کا مالک ہو جائے تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

ضرورتِ اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان اور آبرو سے متعلق ہو یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت و آبرو جانے کا اندیشہ ہو مثلاً: کھانا، پینا، پہننے کے کپڑے، رہنے کا مکان، اہلِ صنعت و حرفت کے لیے ان کے پیشہ کے اوزار ضرورتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔

اور ضرورت سے زائد سامان سے مراد یہ ہے کہ وہ چیزیں انسان کے استعمال میں نہ ہوں، اور ہر انسان کی ضروریات اور حاجات عموماً دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور راجح قول کے مطابق ضروریات کو پوری کرنے کے لیے اشیاء کو جائز طریقہ سے اپنی ملکیت میں رکھنے کی کوئی خاص تعداد شریعت کی طرف سے مقرر نہیں ہے؛ بلکہ جو چیزیں انسان کے استعمال میں ہوں اور انسان کو اس کے استعمال کی حاجت پیش آتی ہو اور وہ اشیاء تجارت کے لیے نہ ہوں تو ضرورت اور حاجت کے سامان میں داخل ہے۔

لہٰذا جو چیزیں ان انسان کے استعمال میں نہ ہوں اور اس کو ان کی حاجت بھی نہ ہوتی ہو تو وہ ضرورت سے زائد سامان میں شامل ہے، قربانی کے نصاب میں اس کی مالیت کو شامل کیا جائے گا۔

اختتامیہ

قربانی چوں کہ ایک عظیم اور غیر معمولی عبادت ہے، اور اس کے ذریعے انسان کے اندر راہِ خدا میں اپنی جان اور اپنی محبوب ترین چیزوں تک کو قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، نیز یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب اور مقبول ہے؛ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص، تقویٰ اور خوش دلی کے ساتھ قربانی کا اہتمام کریں اور سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی حقیقی روح، اخلاص اور سنت ابراہیمی پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قربانی کے فضائل اور اس کے مسائل

مفتی محمد سلیم مصباحی
امام رضا مسجد ڈنڈوہ بزرگ قنوج

اسلام وہ مقدس مذہب ہے کہ جس کی ابتدا و انتہا قربانی پر ہے۔ اسلامی مہینوں میں محرم الحرام پہلا مہینہ ہے جس میں نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں اپنے کنبہ و خود اپنا سر قربان کر کے دین اسلام کی حفاظت کی۔ اور ذی الحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کر کے رب العالمین کی بارگاہ میں اپنی دوستی کا ثبوت پیش کیا تو گویا ہمارا اسلام قربانی چاہتا ہے۔ قربانی کے تعلق سے کچھ معلومات پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

قربانی کے فضائل: قربانی کے فضائل بے شمار ہیں چند فضیلتیں ذکر کرتا ہوں۔ "عن عائشة رضی الله تعالى عنها ان رسول الله ﷺ قال ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه لياتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع من الارض فطيبوا بها نفسا" (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا کوئی عمل قربانی کے دن اللہ کے نزدیک خون بہانے سے (جانور ذبح کرنے سے) زیادہ پیارا نہیں، وہ قیامت کے دن اپنے کھروں اور بالوں اور سینگوں کے ساتھ آئے گا۔ بے شک اللہ کے نزدیک اس کا خون مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

"عن زيد ابن ارقم قال قالوا يا رسول الله ما هذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة" (ابن ماجہ)

ترجمہ: زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قربانیاں کیا ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی ملے گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

قربانی کی تعریف: مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (بہار شریعت)

قربانی کس پر واجب ہے؟:
قربانی کرنا ہر عاقل، بالغ، مقیم مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے۔ مالک نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجات اصلیہ (یعنی ضروریات زندگی) سے زائد سامان ہو یعنی جو شخص موجودہ دور کے حساب سے 653 گرام 184 ملی گرام چاندی، یا 93 گرام 312 ملی گرام سونے کا مالک ہو یا حاجت سے زائد اتنے مال کا مالک ہو جس کی قیمت اتنی ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔

قربانی کا وقت: قربانی کا وقت تین دن ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ "وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر، اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر الا انه يكره الذبح في الليل" (فتاویٰ عالمگیری)

ترجمہ: قربانی کا وقت تین دن ہے۔ دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ تک (جسے ایام نحر کہا جاتا ہے) اور یہ وقت دسویں ذی الحجہ طلوع صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں ذی الحجہ سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ قربانی کے لیے سب سے افضل پہلا دن ہے اور سب سے آخری دن (بارہ ذی الحجہ) ہے، ان تین ایام کے اندر قربانی کسی وقت بھی ہو سکتی ہے، دن میں بھی اور رات میں بھی مگر رات میں قربانی کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کرنے کا طریقہ اور دعا:
قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا موٹھ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ اسے پڑھ کر ذبح کر دے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ افضل، دعا یہ ہے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (تنویر الابصار)

قربانی کے جانور:
قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ 1 اونٹ، 2 گائے، 3 بکری، ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ، خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ (بہار شریعت)

قربانی کے جانور کی عمریں: قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا گائے بھینس دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کا گوشت کا حکم: قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا بہتر ہے۔ ایک حصہ فقراء کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ (عالمگیری) اگر سارا گوشت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین حصے کرنا صرف استحبابی امر ہے کچھ ضروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صرف (یعنی استعمال) میں کرلے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ)

منت کی قربانی کے گوشت کا حکم:
قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے۔ (بہار شریعت)

اجتماعی قربانی کے گوشت کا حکم:
اگر شرکت میں گائے (بڑے جانور) کی قربانی ہوئی تو ضرور ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا کہہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

قربانی سے پہلے بال و ناخن نہ کٹوانے کا حکم: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ چاہتا ہے کہ قربانی کروں تو وہ جس دن چاند دیکھ لے اس دن سے دس ذی الحجہ تک بال، ناخن وغیرہ نہ کٹوائے۔ جب دس ذی الحجہ قربانی کرے تو پہلے قربانی کرے پھر بال، ناخن وغیرہ کٹوائے، تو اس کو ہر بال، اور ناخن کٹوانے کے عوض اللہ تعالیٰ اجر و نیکی عطا فرمائے گا، اور قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (سنن امام دارمی) لیکن اس عمل کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ واجب نہیں ہے، بلکہ سنت ہے۔ مگر ہم اس پر عمل کر لیں تو ہمیں ایک قربانی کے ساتھ ساتھ کئی قربانیوں کا ثواب ملے گا۔

موجودہ حالات میں قربانی اور مسلمانوں کا لائحہ عمل

(حافظ) افتخار احمد قادری
کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، یوپی

مسلمانوں کے مذہبی شعائر میں عید الاضحیٰ اور قربانی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ قربانی رسم یا تہوار نہیں بلکہ ایک عظیم مذہبی فریضہ اور سنت ابراہیمی کی یادگار ہے، جس کے ذریعہ بندہ مومن اپنے رب کے حضور اطاعت، ایثار، تقویٰ اور قربانی کے جذبے کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ اسلام میں قربانی کا کوئی بدل نہیں ہے۔ یہ ایسا مذہبی عمل ہے جسے جذباتی یا ثقافتی عمل سمجھنا بڑی غلطی ہوگی۔ شریعت اسلامی نے صاحب نصاب مسلمان پر قربانی کو واجب قرار دیا ہے اس لیے جس شخص پر قربانی واجب ہو اس کے لیے حتی المقدور اس عظیم عبادت کی ادائیگی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں قربانی کا اہتمام فرمایا اور امت کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ لیکن موجودہ حالات میں بعض علاقوں میں قربانی کے تعلق سے مختلف قسم کی دشواریاں، پابندیاں اور سماجی کشیدگیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ بعض شرپسند عناصر ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں مسلمان نہ تو اپنے مذہبی فریضہ سے پیچھے ہٹیں اور نہ ہی ایسا کوئی قدم اٹھائیں جس سے معاشرہ میں کشیدگی پیدا ہو۔ اسلام اعتدال، حکمت اور امن کا مذہب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے عبادت کے ساتھ ساتھ سماجی ذمہ داریوں اور حسن اخلاق کی بھی تعلیم دی ہے۔ ضروری ہے کہ قربانی کے تعلق سے حکومتی ہدایات کی مکمل پاسداری کی جائے۔ اگر کسی ریاست یا ضلع کی انتظامیہ کی طرف سے مخصوص اصول و ضوابط جاری کیے گئے ہوں تو ان پر عمل کیا جائے کیونکہ اسلام قانون شکنی یا فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ مسلمان ہمیشہ سے اس ملک کے ذمہ دار شہری رہے ہیں اور آج بھی ان کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ نظم و ضبط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ قربانی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی ایسے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس پر قانونی پابندی ہو کیونکہ شریعت نے متبادل جانوروں کی بھی اجازت دی ہے۔ اگر کسی مخصوص جانور کی قربانی سے ماحول خراب ہونے یا فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر دوسرے جائز جانور کی قربانی کر لینا زیادہ بہتر اور حکمت کے قریب ہے۔ اسلام نے عبادت میں آسانی اور مصلحت دونوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ اگر کالے جانور یا دوسرے جائز جانور کی قربانی سے دینی فریضہ ادا ہو جاتا ہے اور معاشرہ میں امن و سکون بھی برقرار رہتا ہے تو یہی طرز عمل دانشمندی ہے۔

آج بعض لوگ جان بوجھ کر ایسے اقدامات کرتے ہیں جن سے اشتعال پیدا ہو جبکہ اسلام نے ہر اس عمل سے بچنے کی تعلیم دی ہے جو فساد اور نفرت کا سبب بنے۔ قربانی کا مقصد دکھاوا، ضد یا طاقت کا اظہار نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقویٰ کا حصول ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے اس دور میں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ لوگ قربانی کے جانور یا ذبیحہ کی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں۔ بعض افراد اسے محض شوق یا اظہار مسرت سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی حرکتیں کئی مرتبہ دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنے اور نفرت کو ہوا دینے کا سبب بنتی ہیں۔ شریعت میں کہیں بھی یہ تعلیم نہیں دی گئی کہ قربانی کی تشہیر کی جائے یا اس کی تصاویر عام کی جائیں۔ عبادت جتنی خاموشی، اخلاص اور وقار کے ساتھ کی جائے اتنی ہی بہتر ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ذبیحہ کی تصاویر، ویڈیوز اور غیر ضروری پوسٹوں سے مکمل اجتناب کریں تاکہ کسی بھی طرح کے تنازع یا اشتعال کا راستہ بند ہو۔

اگر کسی مقام پر حالات زیادہ خراب ہوں اور شرپسند عناصر کالے جانور یا جائز قربانی میں بھی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کریں تو مسلمانوں کو جذباتی ردعمل کے بجائے حکمت اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ ایسے موقع پر مقامی دانشمند، سماجی کارکنان، باثر افراد اور مذہبی ذمہ داران کو آگے آنا چاہیے اور انتظامیہ سے بات کر کے اعتماد میں لینا چاہیے۔ گفتگو، حکمت اور قانونی راستہ اختیار کر کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی دیتا ہے اس لیے قانونی دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حق کی حفاظت کرنا ہر شہری کا حق ہے۔ اگر تمام کوششوں کے باوجود کسی مقام پر قربانی کی ادائیگی ممکن نہ ہو اور فساد یا جان و مال کے نقصان کا شدید اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں قریبی محفوظ آبادی میں قربانی کرا دینا مناسب ہوگا جہاں یہ دینی فریضہ آسانی سے ادا ہو سکے۔ شریعت کا مزاج سہولت اور حکمت پر مبنی ہے۔ تاہم اس کے ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ جہاں برسوں سے قربانی ہوتی آئی ہو وہاں مکمل خاموشی اختیار نہ کی جائے بلکہ کم از کم بکرے کی قربانی ضرور کی جائے اور قانونی طور پر انتظامیہ کے دفتر میں اس کا اندراج بھی کرایا جائے تاکہ مستقبل میں یہ روایت ختم نہ ہونے پائے اور آئندہ بھی کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ اگر مسلمان خود ہی خوف یا دباؤ کی وجہ سے اپنے مذہبی شعائر کو ترک کر دیں گے تو آنے والی نسلوں کے لیے مشکلات مزید بڑھ سکتی ہیں۔ اس لیے حکمت، صبر اور قانونی طریقہ کے ساتھ اپنے دینی حقوق کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اسلام نہ بزدلی کی تعلیم دیتا ہے اور نہ فساد کی بلکہ اعتدال اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔

قربانی کے موقع پر صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام بھی نہایت ضروری ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض مقامات پر قربانی کے بعد جانوروں کی آلائشیں، فضلات اور گندگی سڑکوں، نالیوں اور گلیوں میں ڈال دی جاتی ہیں جس سے نہ صرف تعفن پھیلتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور اسلام کے بارے میں غلط تاثر قائم ہوتا ہے۔ حالانکہ اسلام صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو بھی صدقہ فرمایا ہے۔ ایسے میں اگر مسلمان خود ہی گندگی پھیلائیں تو یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوگا۔ لہٰذا قربانی کے بعد آلائشوں کو مناسب طریقے سے دفن کیا جائے یا انتظامیہ کی مقرر جگہوں پر پہنچایا جائے تاکہ ماحول آلودہ نہ ہو۔ خاص طور پر شہری علاقوں میں اس بات کا زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے کہ بدبو، گندگی اور تعفن نہ پھیلے۔ مسلمان جہاں بھی رہتے ہیں وہاں انہیں اپنی تہذیب، اخلاق اور صفائی کے ذریعہ اپنی اچھی شناخت قائم کرنی چاہیے۔ قربانی کے موقع پر اگر صفائی اور نظم و ضبط کا بہترین نمونہ پیش کیا جائے تو یقیناً اس کا مثبت اثر معاشرہ پر پڑے گا۔

اسلام دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔ اس لیے قربانی کے موقع پر شور و ہنگامہ، سڑکوں پر بے جا بھیڑ، جانوروں کے ساتھ غیر انسانی سلوک یا ایسی حرکتیں جن سے دوسروں کو اذیت ہو ان سب سے بچنا چاہیے۔ قربانی عبادت ہے اور عبادت وقار، سکون اور سنجیدگی کا تقاضا کرتی ہے۔ آج کے حالات میں مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت اتحاد، شعور اور حکمت ہے۔ جذباتی نعروں اور اشتعال انگیز رویوں سے حالات کبھی بہتر نہیں ہوتے بلکہ مزید خراب ہوتے ہیں۔ مسلمان اگر اپنے مذہبی فرائض کو شریعت کے مطابق، قانون کے دائرے میں اور بہترین اخلاق کے ساتھ ادا کریں تو یقیناً بہت سی غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں۔

اسلام نے ہمیشہ امن، محبت، بھائی چارہ اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ قربانی کا اصل پیغام بھی یہی ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم کے تابع کر دے اور اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے حقوق اور معاشرتی بھلائی کو اہمیت دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے کا ارادہ کیا تو دراصل یہ اطاعت، صبر، وفاداری اور ایثار کا بے مثال مظاہرہ تھا۔ آج مسلمانوں کو بھی اسی روح کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ قربانی کا مقصد صرف جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ اپنے اندر کے غرور، نفرت، ضد اور بے صبری کو بھی ختم کرنا ہے۔ اگر قربانی ہمیں تحمل، اخلاق، صفائی، قانون کی پاسداری اور دوسروں کے جذبات کے احترام کا درس دے تو پھر ہمیں اپنی سوچ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

مسلمان قربانی کو صرف ایک مذہبی رسم نہ سمجھیں بلکہ اسے ایک مکمل دینی اور سماجی ذمہ داری کے طور پر ادا کریں۔ عبادت کے ساتھ حکمت، جذبہ کے ساتھ شعور، اور دینی حمیت کے ساتھ اخلاق و قانون کی پابندی ہی وہ راستہ ہے جس سے ہم اپنے مذہبی فرائض بھی بخوبی ادا کر سکتے ہیں اور ملک میں امن و بھائی چارہ بھی برقرار رکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح سمجھ، اعتدال، حکمت اور اخلاص کے ساتھ اس عظیم عبادت کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ملک میں امن، محبت اور باہمی احترام کی فضا قائم رکھے۔

اسمارٹ میٹرس کی تنصیب سے مفت برقی سربراہی اسکیمات غیر متاثر

اپوزیشن کا غیر ضروری پروپگنڈہ، وزیر مال سرینواس ریڈی کی وضاحت

حیدرآباد۔ محکمہ برقی نے وضاحت کی ہے کہ ریاست میں غریبوں کو 200 یونٹ مفت برقی سربراہی اور زرعی شعبہ کو مفت سربراہی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ محکمہ نے صارفین کے لئے اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کو مفت سربراہی اسکیمات سے مربوط نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بعض گوشوں کی جانب سے اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کا حوالہ دیتے ہوئے مفت برقی سربراہی اسکیم ختم کرنے کے اندیشے ظاہر کئے جارہے ہیں۔ حکومت کا مقصد برقی کے استعمال اور سربراہی کے بارے میں حقیقی اعداد وشمار حاصل کرنا ہے لہذا اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ محکمہ نے واضح کیا کہ اگر برقی سربراہ کرنے والے ادارے بھاری نقصانات سے دوچار ہوجائیں تو اِس کا بوجھ صارفین پر شرحوں میں اضافہ کی صورت میں عائد ہوتا ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ برقی سربراہی کے معاملہ میں حقیقی اعداد وشمار حاصل کرتے ہوئے برقی اداروں کو رعایتی اسکیمات کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ بی ا?ر ایس قائدین نے اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کو حکومت کی جانب سے مفت برقی سربراہی اسکیم ختم کرنے کی سمت پیش قدمی قرار دیا۔ وزیر مال پی سرینواس ریڈی نے واضح کیا کہ بی ا?ر ایس دور حکومت میں مرکزی وزارت برقی سے 4 جنوری 2017ء کو معاہدہ کیا گیا جس کے تحت اسمارٹ میٹرس کی تنصیب سے اتفاق کیا گیا۔ اُنھوں نے کہا کہ بی ا?ر ایس کے دور حکومت میں ہی برقی سربراہ کرنے والی کمپنیوں نے اِس سلسلہ میں معاہدہ کیا تھا۔ معاہدہ کے تحت مختلف شعبہ جات کے صارفین کے لئے اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کو لازمی قرار دیا گیا۔ ایسے صارفین جو ہر ماہ 500 یونٹ سے زائد برقی استعمال کرتے ہیں اُنھیں اسمارٹ میٹر کے دائرہ میں شامل کیا جائے گا۔ 200 یونٹ سے کم برقی استعمال کرنے والے صارفین اِس سے مستثنیٰ رہیں گے۔ تلنگانہ حکومت غریب خاندانوں کو 200 یونٹ تک مفت برقی سربراہ کررہی ہے۔ حکومت نے پہلے مرحلہ میں سرکاری محکمہ جات، تجارتی اور صنعتی صارفین کے لئے اسمارٹ میٹرس کی تنصیب کا منصوبہ بنایا ہے تا کہ اِن اہم شعبہ جات میں برقی کے استعمال اور برقی نقصانات کا اندازہ کیا جاسکے۔ برقی سربراہ کرنے والے ادارے گزشتہ کئی برسوں سے نقصانات کا سامنا کررہے ہیں اور حکومت کو اُمید ہے کہ اسمارٹ میٹرس کی تنصیب سے برقی کے خسارہ میں کمی ا?ئے گی اور برقی اداروں کو حکومت سے معاوضہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پی سرینواس ریڈی نے واضح کیا کہ کسانوں کے لئے مفت برقی اور غریبوں کے لئے 200 یونٹ مفت سربراہی جیسی اسکیمات برقرار رہیں گی۔

پرجا پالنا کے تحت 2 تا 12 جون ریاست بھر میں حکومت کے خصوصی پروگرام

کابینی سب کمیٹی کا اجلاس، اندراماں انشورنس اسکیم کیلئے استفادہ کنندگان کے انتخاب کی ہدایت، بھٹی وکرامارکا اور دیگر وزراء کی شرکت

حیدرآباد۔ حکومت کے 99 روزہ پرجا پالنا پرگتی پرانالیکا پروگرام پر کامیاب عمل ا?وری پر کابینی سب کمیٹی نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مہم کے اختتامی مرحلہ میں 2 تا 12 جون ریاست بھر میں خصوصی پروگراموں کے انعقاد کی ہدایت دی ہے۔ پرجا پالنا پروگرام کی نگرانی کے لئے قائم کردہ کابینی سب کمیٹی کا اجلاس ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا کی صدارت میں سکریٹریٹ میں منعقد ہوا۔ وزیر سیول سپلائز اتم کمار ریڈی، وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی سریدھر بابو اور وزیر مال سرینواس ریڈی کے علاوہ اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ پرجا پالنا کے اختتامی مرحلہ میں 2 تا 12 جون ریاست بھر میں فلاحی اسکیمات سے متعلق پروگرامس منعقد کئے جائیں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہر دیہات میں گرام سبھا اور منڈل اور اسمبلی حلقہ جات کی سطح پر عوامی مسائل کی سماعت کی جائے۔ اُنھوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ضلع کی سطح پر عوامی نمائندوں کے ساتھ فلاحی اسکیمات پر عمل ا?وری کے اقدامات کئے جائیں۔ اُنھوں نے کہا کہ نظم ونسق کی بہتر کارکردگی کے لئے عوام کی شمولیت ضروری ہے اور عہدیداروں کو جوابدہ بنایا جائے۔ کابینی سب کمیٹی نے 2 تا 12 جون مختلف پروگراموں کو قطعیت دی جن میں ماحولیات کا تحفظ، روڈ سیفٹی، بہبودی خواتین واطفال، ہاو?زنگ، شہری ترقی، گرین انرجی جیسے اُمور شامل ہیں۔ خصوصی مہم کے دوران ریاستی وزراء مختلف ترقیاتی کاموں کا ا?غاز کریں گے۔ حکومت نے یوم تاسیس تلنگانہ کے موقع پر غریب خاندانوں کے لئے اندراماں فیملی انشورنس اسکیم پر عمل ا?وری کا فیصلہ کیا ہے۔ بھٹی وکرامارکا نے کہا کہ ہر غریب اور مستحق خاندان کو انشورنس کے دائرہ میں شامل کیا جائے۔ ہر گھر سے تفصیلات حاصل کرتے ہوئے انشورنس کے اہل خاندانوں کا انتخاب کیا جائے گا۔ انشورنس اسکیم کے سلسلہ میں عوام میں شعور بیداری مہم کا فیصلہ کیا گیا اور دیہاتوں کی سطح پر خصوصی کیمپس منعقد کئے جائیں گے۔ چیف سکریٹری رام کرشنا راو? نے تمام سرکاری محکمہ جات کو ہدایت دی ہے کہ پرجا پالنا کے تحت طے شدہ پروگراموں پر مو?ثر انداز میں عمل کیا جائے۔ اجلاس میں ڈائرکٹر جنرل پولیس سی وی ا?نند، اسپیشل چیف سکریٹری جیش رنجن، وکاس راج، نوین متل، وانی پرساد، دانا کشور، پرنسپل سکریٹری فینانس سندیپ کمار سلطانیہ، سکریٹری فینانس گورو اپل اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔

کرناٹک، تلنگانہ نے کرشنا ندی بیراج پروجیکٹ پر اہم بات چیت کی۔

حیدرآباد: بین ریاستی پانی کی تقسیم اور آبپاشی کی منصوبہ بندی کے سلسلے میں ایک اہم پیشرفت میں، کرناٹک کے چھوٹے آبپاشی کے وزیر این ایس بوسراجو نے پیر 25 مئی کو حیدرآباد میں تلنگانہ کے وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی، تاکہ کرشنا ندی کے پار کرناٹک کے مجوزہ نئے بیراج اور آبپاشی پراجکٹ پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ حیدرآباد میں تلنگانہ سکریٹریٹ میں منعقدہ میٹنگ میں رائچور ضلع کے کوراکنڈا گاؤں کے قریب کرناٹک کے مجوزہ بیراج سے متعلق طریقہ کار، تکنیکی اور بین ریاستی ہم آہنگی کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں ریاستوں کے سینئر عہدیداروں نے بات چیت میں حصہ لیا، جبکہ کرناٹک کے عہدیداروں نے فزیبلٹی اسٹڈیز اور پروجیکٹ کے ڈیزائن کے بارے میں تفصیلی پیشکش کی۔ میٹنگ کے دوران تلنگانہ کے نمائندوں نے اپنی ریاست کے آبپاشی کے مفادات اور مستقبل میں پانی کی ضروریات پر اس پروجیکٹ کے ممکنہ اثرات پر تشویش کا اظہار کیا۔ تلنگانہ کے وزیر اتم کمار ریڈی نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی پروجیکٹ کے ڈیزائن کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ تلنگانہ کے مفادات پر منفی اثر نہ پڑے۔ میٹنگ کے بعد بات کرتے ہوئے اتم کمار ریڈی نے کہا کہ آج کی میٹنگ میں زیر بحث مسائل کو چیف منسٹر ریونت ریڈی کے نوٹس میں لایا جائے گا، تفصیلی مشاورت کے بعد اجتماعی فیصلہ کیا جائے گا۔ آبپاشی کے حقوق کا تحفظ اور مستقبل میں پانی کی ضروریات کا تحفظ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید زور دیا کہ کرشنا ندی کے پانی کے استعمال کا انتظام ریاستوں کے درمیان تعاون اور باہمی مفاہمت کے ذریعہ کیا جانا چاہیے۔'' تلنگانہ اور کرناٹک دونوں کو ایک متوازن معاہدے کی طرف کام کرنا چاہیے جو دونوں ریاستوں کے کسانوں اور شہریوں کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے،'' انہوں نے کہا۔ تلنگانہ کے حکام کے مطابق، کرناٹک نے تجاویز پیش کیں جن کا مقصد پینے کے پانی کی ضروریات، زمینی پانی کے ریچارج، آبپاشی کی مدد اور بین ریاستی رابطہ کاری کے طریقہ کار کے ذریعے پائیدار زراعت کے لیے طویل مدتی حل تلاش کرنا ہے۔ دریں اثناء کرناٹک کے وزیر این ایس۔ بوسیراجو نے میٹنگ کو علاقائی پانی کے انتظام کے نقطہ نظر سے تعمیری اور اہم قرار دیا۔ بات چیت کے بارے میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، بوسیراجو نے کہا،'' آج ہم نے تلنگانہ کے وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی کے ساتھ رائچور ضلع کے کوراکنڈا گاؤں کے نزدیک کرشنا ندی کے پار مجوزہ بیراج کے لیے فزیبلٹی اسٹڈیز کے سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی بین ریاستی میٹنگ میں شرکت کی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ کرناٹک حکومت کا اقدام پانی کے وسائل کے موثر انتظام، آبپاشی کی ترقی، پینے کے پانی کی حفاظت اور خطے میں پائیدار زرعی ترقی کے تئیں اس کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ بوسیراجو نے کہا،'' ہمارا چھوٹا آبپاشی اور زمینی ترقی کا محکمہ زمینی پانی کے ریچارج کو بہتر بنانے اور لوگوں اور کسانوں کے لیے پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ایک طویل مدتی وژن کے ساتھ کام کر رہا ہے۔'' وزیر نے دریائی پانی کے مسائل پر تلنگانہ کے ساتھ تعاون پر مبنی تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے کرناٹک کی رضامندی کا بھی اعادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کرناٹک اور تلنگانہ دونوں ریاستوں کے کسانوں اور عوام کے فائدے کے لیے ہمیشہ تعاون کے جذبے کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ مجوزہ پروجیکٹ کو اہمیت حاصل ہوگئی ہے کیونکہ کرناٹک اور تلنگانہ دونوں کرشنا طاس کے علاقے میں بدلتے ہوئے موسمی حالات اور زرعی دباؤ کے درمیان پانی کی بڑھتی ہوئی طلب کو سنبھالنے کے لیے حکمت عملیوں کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں۔

خواجہ معزالدین قتل کیس میں استعمال کی گئی کار ضبط، مزید چار گرفتاریاں

حیدرآباد۔ شہر کے مشہور وکیل خواجہ معزالدین کے قتل کیس میں پولیس مزید پیشرفت کرتے ہوئے خاطیوں کی جانب سے جرم میں استعمال کی گئی کار کو شہر کے مضافاتی علاقہ سے ضبط کرلیا۔ اسی دوران پولیس نے اس کیس میں ملوث مزید چار افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ واضح رہے کہ قتل کیس کی تحقیقات کرنے والی پولیس ٹیموں نے ونئے سنگھ، ابھیجیت پوری، جعفر، عثمان اور دیگر کو حراست میں لے کر تفتیش کی ہے جس میں پولیس کو اہم سراغ ہاتھ لگے ہیں۔ ابھیجیت جو اس کیس کا اہم ملزم ہے جو خواجہ معزالدین کو ٹکر دینے والی کار چلارہا تھا اور اس نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ فرار ہونے کی کوشش کے دوران شہر کے مضافاتی علاقہ ابراہیم پٹنم بائی پاس کار کو چھوڑ کر وہاں سے فرار ہوگیا تھا۔ پولیس کی ٹیموں نے کار کا کامیاب طور پر پتہ لگاتے ہوئے اسے ضبط کرلیا اور تحقیقات میں یہ معلوم ہوا ہے کہ ملزمین نے جرم میں استعمال کی گئی کار کو 6 ماہ قبل OLX کے ذریعہ خریدا تھا لیکن کار مالک کی تفصیلات و آرسی بک تبدیل نہیں کیا تھا۔ باوثوق ذرائع نے بتایا کہ قتل کو انجام دینے کے دوران بعض ملزمین نے اسمارٹ فون کا نہیں بلکہ بٹن والے فون کا استعمال کیا تھا اور نئے سم کارڈ بھی حاصل کئے گئے تھے۔ کمشنر پولیس نے خاطیوں کا پتہ لگانے کیلئے اب تک 10 خصوصی ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو مہاراشٹرا کے اورنگ آباد اور دیگر مقامات پر تعینات کئے گئے ہیں۔ تازہ ترین کارروائی میں پولیس نے ایک کالج کے انتظامیہ کے بعض افراد کو بھی حراست میں لیا ہے، جن پر اس کیس میں ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ حالانکہ پولیس نے مشتبہ افراد کو اس کیس کی تحقیقات کے دوران دو دن قبل ہی حراست میں لے لیا ہے اور چہارشنبہ کو ان کی گرفتاری کا اعلان متوقع ہے۔ اسی دوران ڈائرکٹر جنرل پولیس سی وی آنند نے ماؤسٹوں کی خودسپردگی سے متعلق پریس کانفرنس کے دوران خواجہ معزالدین قتل کیس پر صحافیوں کی جانب سے کئے گئے سوالات کے جواب میں کہا کہ اس کیس کی تحقیقات شفافیت سے کی جارہی ہے اور کمشنر پولیس حیدرآباد اس کیس اور قتل کی سازش سے متعلق تمام تفصیلات کا پریس کانفرنس میں اعلان کریں گے۔ سی وی آنند نے یہ بھی کہا کہ ایڈوکیٹ قتل کیس کی تحقیقات آزادانہ انداز میں کی جارہی ہے اور اس میں کوئی سیاسی اثر و رسوخ استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔

بھیانک سڑک حادثہ: 5 لاریاں، 7 کاروں سمیت 12 گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں، متعدد افراد زخمی

نظام آباد۔ نظام آباد ضلع میں قومی شاہراہ نمبر 44 پر ایک بھیانک سڑک حادثہ پیش آیا جس میں پانچ لاریوں اور سات کاروں سمیت جملہ 12 گاڑیاں ا?پس میں ٹکرا گئیں۔ اس ہولناک حادثے میں کئی کاریں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں جبکہ متعدد افراد شدید زخمی ہوئے۔ ایک زخمی کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ حادثے کے باعث کاماریڈی، نظام ا?باد اور ا?رمور جانے والی گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک کئی کلومیٹر تک جام ہوگئی۔ پولیس نے کرینوں کی مدد سے تباہ شدہ گاڑیوں کو سڑک سے ہٹا کر ٹریفک بحال کیا۔ پولیس اور مقامی افراد کے مطابق یہ حادثہ ضلع کے اندلوائی پولیس اسٹیشن کے حدود چندرائن پلی موضع کے قریب قومی شاہراہ نمبر 44 پر پیش ا?یا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک لاری کا ٹائر پنکچر ہوجانے کے بعد ڈرائیور نے گاڑی سڑک پر روک کر ٹائر تبدیل کرنا شروع کیا تھا۔ اسی دوران پیچھے سے ا?نے والی ایک ڈی سی ایم لاری بے قابو ہوکر اس سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں دونوں گاڑیوں کے اگلے حصے بری طرح تباہ ہوگئے اور ڈرائیور و کلینر زخمی ہوگئے۔ اس دوران ناریل سے لدی ایک اور لاری سامنے کھڑی گاڑیوں کو بچانے کی کوشش میں سڑک سے نیچے اُتر کر قریب کے کھیت میں اُلٹ گئی۔ شاہراہ پر گاڑیوں کی قطار لگ گئی تھی کہ اسی دوران مویشیوں کی کھاد سے بھری ایک تیز رفتار لاری نے سامنے کھڑی گاڑیوں کو زوردار ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں سات کاریں بری طرح تباہ ہوگئیں جبکہ مزید دو لاریوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ایک شخص کی ٹانگ ٹوٹ گئی جبکہ کئی افراد شدید زخمی ہوئے۔ تمام زخمیوں کو ٹول پلازہ ایمبولنس کے ذریعہ ضلع کے سرکاری دواخانہ منتقل کیا گیا۔ اندلوائی پولیس اسٹیشن سب انسپکٹر سندیپ اس معاملہ کی تحقیقات کررہے ہے۔

سونے کے ذخائر سے دنیا میں 10 خوشحال ممالک کا انتخاب

امریکہ 8133 ٹن کے ساتھ سرفہرست، ہندوستان میں 880 ٹن سونے کے ذخائر

حیدرآباد۔ عام طور پر کسی بھی ملک کی خوشحالی کا اندازہ ملک میں سونے کے ذخائر سے لگایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں معاشی بحران کا ایک مرحلہ وہ بھی گزرا جب ملک کے سونے کے ذخائر کو رہن رکھنے پر مجبور ہوا پڑا تھا۔ ویسے مہنگائی اِن دنوں کسی ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ جب کبھی عالمی تیل کی منڈی میں قیمتوں میں اُچھال ا?تا ہے، بیشتر ممالک مہنگائی کی شرح میں اضافہ کا اعلان کرتے ہیں۔ پٹرولیم اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا اثر اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر پڑتا ہے کیوں کہ سامان کی منتقلی اور ٹرانسپورٹیشن کے اخراجات ازخود بڑھ جاتے ہیں۔ سونے کے ذخائر کے معاملہ میں امریکہ کا شمار دنیا کے معاشی طور پر خوشحال ممالک میں ہوتا ہے جہاں سونے کا ذخیرہ 8100 ٹن ہے۔ جرمنی میں حکومت کے پاس سونے کا ذخیرہ 3350 ٹن بتایا جاتا ہے اور وہ خوشحال ممالک کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اٹلی میں 2452 ٹن جبکہ فرانس 2437، روس 2333 ٹن اور چین میں 2292 ٹن سونا موجود ہے۔ سونے کے ذخائر کے اعتبار سے دنیا کے جن 10 ممالک کا سروے میں انتخاب کیا گیا اُن میں ہندوستان ا?ٹھویں نمبر پر ہے۔ ہندوستان میں سونے کے ذخائر 880 ٹن بتائے جاتے ہیں جبکہ جاپان اور ترکی میں ہندوستان سے کم سونا موجود ہے۔ جاپان میں 846 اور ترکیہ میں 624 ٹن سونا موجود ہے۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور چین معیشت کو بہتر بنانے کے لئے طویل مدتی حکمت عملی کے تحت سونے کے ذخائر میں اضافہ کررہے ہیں۔ معاشی ماہرین کے مطابق ممالک کی خوشحالی اور بینکوں کے استحکام کا اندازہ سونے کے ذخائر سے کیا جاسکتا ہے۔

SIR مہم کے نتیجہ میں کارپوریشنوں کے چناؤ میں تاخیر کا اندیشہ

کلکٹرس اور دیگر عہدیدار مصروف، نئی فہرست کے مطابق اکتوبر کے بعد چناؤ ہوں گے

حیدرآباد ۔ تلنگانہ میں فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظرثانی مہم (SIR) کا شیڈول جاری ہوچکا ہے اور الیکشن کمیشن نے بوتھ لیول آفیسرس کے ذریعہ گریٹر حیدرآباد اور اس کے اطراف کے حدود میں میاپنگ کا کام شروع کردیا ہے۔ فہرست رائے دہندگان پر نظرثانی کے نتیجہ میں سیاسی پارٹیوں کو اپنے اپنے حامیوں کے ناموں کے تحفظ کی فکر لاحق ہے۔ ایسے میں میونسپل کارپوریشنوں اور ایم پی ٹی سی اور زیڈ پی ٹی سی کے انتخابات میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن، ملکاجگری اور سائبر آباد کارپوریشنوں کے انتخابات کے سلسلہ میں سیاسی پارٹیاں پرامید ہیں لیکن فہرست رائے دہندگان پر نظرثانی کا کام 25 جون سے شروع ہوگا جو 3 ماہ تک جاری رہے گا۔ ایسے میں اسٹیٹ الیکشن کمیشن کی جانب سے چناؤ کے انعقاد کے امکانات موہوم دکھائی دے رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ حکومت حیدرآباد کے علاوہ سائبر آباد اور ملکاجگری کارپوریشنوں کے چناؤ اگست یا ستمبر میں منعقد کرنے کا منصوبہ رکھتی تھی لیکن ان ایام میں ایس آئی آر مہم عروج پر رہے گی۔ تلنگانہ کی قطعی فہرست رائے دہندگان یکم اکتوبر کو جاری کی جائے گی۔ عہدیداروں کا ماننا ہے کہ نظرثانی مہم کے سبب مجالس مقامی اور ایم پی ٹی سی اور زیڈ پی ٹی سی چناؤ کے انعقاد میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ ضلع کلکٹرس، آر ڈی او، ایم آر اوز، پنچایت عہدیدار اور دیگر فیلڈ آفیسرس ایس آئی آر مہم میں مصروف ہیں۔ حکومت پنچایت اور میونسپلٹیز کے انتخابی مرحلہ کو مکمل کرچکی ہے۔ حیدرآباد کارپوریشن کو تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا اور کانگریس پارٹی تینوں کارپوریشنوں میں بہتر مظاہرہ کی امید کررہی ہے۔ ورنگل، کھمم، سدی پیٹ، اچم پیٹ اور کتور کارپوریشنوں کے انتخابات اکتوبر تا ڈسمبر کے درمیان منعقد ہوں گے اور نئی فہرست رائے دہندگان کے مطابق رائے دہی ہوگی۔

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ

،اپوزیشن سیاسی جماعتیں وجہد کاروں کا مطالبہ

حیدرآباد۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے ملک میں اپوزیشن سیاسی جماعتوں کو سڑکوں پر جدوجہد کرنے اور ان کے مسائل اٹھانے کے لئے مجبور کردیا ہے اور اب کانگریس کے علاوہ ملک کی دیگر علاقائی سیاسی جماعتیں بھی کاکروچ جنتا پارٹی کے مطالبات کے ساتھ سڑکوں پر اترا?ئی ہیں۔ کاکروچ جنتا پارٹی جس نے ہندوستانی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ شروع کرتے ہوئے ا?ن لائن پٹیشن کا ا?غاز کرتے ہوئے زائد از 6 لاکھ دستخطیں جمع کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اس مطالبہ میں شدت پیدا کرنے کے لئے ا?ن لائن مہم چلارہی ہے اب اس مطالبہ کے ساتھ ملک کی اہم اپوزیشن کانگریس کے علاوہ اترپردیش میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر احتجاج کا ا?غاز کردیا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کو مرکزی حکومت کی جانب سے جس انداز میں دبانے کی کوشش کی ہے اور یہ باور کروایا جانے لگا ہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی دراصل ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہے اسی لئے حکومت ان کے خلاف کاروائی کررہی ہے تو ایسی صورت میں 'کاکروچ جنتا پارٹی' خود کو منوانے میں مصروف رہی ہے اور اپوزیشن جماعتوں نے ان کے مطالبات پر باضابطہ تحریک کا ا?غاز کردیا ہے۔ نوجوان جو 'کاکروچ جنتا پارٹی' کا تیزی سے حصہ بننے کے علاوہ اپنے مسائل کو کاکروچ جنتا پارٹی سے ا?ن لائن رجوع کرنے لگے ہیں ان مسائل پر کاکروچ جنتا پارٹی کھل کر اپنے موقف کا اظہار کرنے لگی ہے جو کہ نوجوان نسل کو متاثر کررہا ہے۔ نوجوان نسل کی کاکروچ جنتا پارٹی سے قربت کو دیکھتے ہوئے اب سماج کے نام نہاد متفکرین و دانشور دوبارہ سوشل میڈیا پر سرگرم ہوچکے ہیں جو نوجوانوں کی اس تحریک کو سیاسی سازش قرار دیتے ہوئے 'کاکروچ' سے دور رہنے کا مشورہ دینے لگے ہیں۔ سماج کو ہندو اور مسلمان کے درمیان تقسیم کرنے والے سیاستدانوں کے حامی جو غلامانہ ذہنیت رکھتے ہیں وہ نوجوانوں کو یہ باور کروانے کی کوشش کررہے ہیں کہ ملک میں شورش پیدا کرنے کے لئے یہ سازش کی جارہی ہے حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ چیف جسٹس ا?ف انڈیا نے جو جملے کہے ہیں ان جملوں سے دلبرداشتہ نوجوان ا?ن لائن 'کاکروچ جنتا پارٹی' کا طنز کرتے ہوئے حقائق کو منظر عام پر لانے لگے ہیں۔ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ کاکروچ جنتا پارٹی سازش ہے تو کیا وہ چیف جسٹس ا?ف انڈیا کو اس سازش کا حصہ مانتے ہیں جو کہ ملک میں شورش پیدا کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے! مسلم سماج میں بھی کاکروچ جنتا پارٹی سے دور رہنے کی تاکید و تلقین کی جارہی ہے تا کہ نوجوان سوال پوچھنے کے بجائے اپنی گردن جھکائے ہر اس فیصلہ کو قبول کرتے رہیں جو کہ ان کے مستقبل' بنیادی سہولتوں کے علاوہ بہتر سماج کی تشکیل کے نام پر کیا جا

نلگنڈہ میونسپل کارپوریشن کا اجلاس، گرما گرم مباحث

ترقیاتی کاموں پر عہدیداروں سے میئر کی باز پرس، پینے کے پانی کی فراہمی کیلئے اقدامات

نلگنڈہ۔ نلگنڈہ میونسپل کارپوریشن کے عام اجلاس میں عوامی مسائل بالخصوص پینے کے پانی، برقی اور زیرزمین نکاسی ا?ب کے اُمور پر تفصیلی اور گرما گرم بحث ہوئی۔ مختلف ڈیویژنوں کے کارپوریٹرس نے مطالبہ کیا کہ شہری علاقوں میں درپیش بنیادی مسائل کو فوری طور پر حل کیا جائے تا کہ عوام کو راحت فراہم ہوسکے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میئر بری چیتنیہ سرینواس ریڈی نے کہا کہ گرمیوں کے موسم میں پانی کی قلت سے نمٹنے کیلئے خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں اور شہر کے مختلف علاقوں میں پینے کے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کیلئے مسلسل کام جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی کے تعاون سے ترقیاتی کاموں میں تیزی لائی جارہی ہے۔ اجلاس کے دوران کئی عوامی نمائندوں نے مختلف ڈیویژنوں میں زیر التواء ترقیاتی کاموں پر متعلقہ عہدیداروں سے سخت باز پرس کی۔ بعض کارپوریٹرس نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ میئر نے برقی سربراہی کے مسئلہ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ کم اولٹیج کے باعث برقی کی فراہمی متاثر ہورہی ہے تاہم جلد ہی نئے سب اسٹیشن قائم کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام ڈیویژنوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے خصوصی اقدامات کیے جارہے ہیں اور پانی اسکیم کے ذریعے ہر گھر تک صاف پانی پہنچانے کا ہدف مقرر کیا

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in